GUMAN ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

Ali Shariati, an Aficionado Adherent of Iqbal´s Philosophy

علی شریعتی فلسفہ اقبال کا شیدائی

Aisha bibi
Shakeela Naz
Laila Ilham
M.Phil Scholar Kohat University of Science & Technology Kohat
Associate professor Islamiat GGDC Usterzai Kohat
Lecturer Kohat University of Science & Technology Kohat

Abstract

Ali shariati was a generational icon having multi-faceted personality,a socioligist,august intellectual,political-activist,scholor,revolutionary,philosopher and most influential social reformer of 20th century.In addition to his ancestors,French Paul Sartre,Albert Camus,Iranian Muhammad Ali Barqi,Jamal-ul-Din Afghani aad Allama Iqbal´s thoughts in particular, have a profound influence on the life philosophy and revolutionary mood of shariati.He has delved deep in to Iqbal´s mind and soul and presented his message in simple and lucid form for readers to understand Iqbal´s pivotal role as the leader of contemporary Islamic resurgence.Iranian,known for their poetic appetite have a special admiration for Iqbal,Iqbal is also considered to have laid the foundation for the Iranian revolution.The intellectual currents of Iqbal and Shariati flow in the same direction.Their prime concern is the development and prosperity of muslims in every field of life.They wake up their slacking nation from slumber and remind them of their glorious past.Both are the most influential social reformers and prominent figures of international calibre.Shariati´s liking for Iqbal and being madly influenced by him can be estimated from these words,"Iqbal is a man who attains the height of political awareness of his time to the extent that some people believe him to be solely a political figure and a liberated nationalist leader.A man who,in philosophical thought,rises to such a high level that he is regarded as a modern ideologue and scholor on par with 'Bergesen' in the Europe today or of the same stature as 'Ghazzali' in the past of islamism.Shariati developed a new perspective towards politic,society,history and sociology of Islam by following the footsteps of Iqbal.Both Iqbal and shariati were influenced by the Muslim world´s contemporary "encounter with the west".Although Iqbal lived in an earlier period of this encounter,the problems produced by it were generally the same in shariati´s life.Therefore the diagnosis and analysis made by both muslim intellectuals naturally resembled each other.Iqbal was one of the most beloved personalities of late shariati,he was disciple of Iqbal,in shariati´s writing and speeches Iqbal and his renewed religious thought are repeatedly mentioned and there is a repitation of adoration and unparalleled tributes to Iqbal,how ever in this particular paper we are going to discuss only four topics,"selfhood"(khudi),"revival of the nation","casuistry"(Ijtihad)and "Anti-colonialism" regarding the influence of Iqbal on shariati´s thoughts.

Key words: delve, lucid, pivotal, resurgence, slacking, slumber, contemporary, disciple, revival.

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

مقدمہ

۱۹۷۹میں ایران میں جو اسلامی انقلاب رونما ہوا اور جس طرح ایک ملک کے نہتے، مجبور اور بے بس عوام نے ایک مذہبی رہنما کی قیادت میں جاہ و جلال، دولت و حشمت، وحشت و بربریت اور ظلم وستم کو شکست فاش دے کر محمد رضا شاہ پہلوی کو تخت و تاج چھوڑ کر ایران سے فرار ہونے پر مجبور کیا وہ صرف ایران ہی کی تاریخ میں نہیں بلکہ دنیا کی تاریخ میں بھی ایک نئے عنوان اور ایک نئے باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہم دنیا کے انقلابوں پر نظر ڈالیں تو ہم کو صاف نظر آئے گا کہ دنیا میں جو اہم انقلابات آئے ہیں اور جنہوں نے قوموں اور ملکوں کی تاریخ کے رخ کو ایک نیا موڑ دیا ہے، وہ کسی فرد واحد کی محنتوں کے ثمرہ نہ تھے بلکہ ان انقلابوں کے پس پشت بہت سے مخفی عوامل اور گم نام شہیدوں کا خون بھی کار فرما تھا۔ اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ ایران کے اسلامی انقلاب کی رہنمائی کا فریضہ آیت اللہ خمینی نے انجام دیا ہے، لیک ، لیکن اگر ایران کا ہر فرد وبشرہ مرگ برشاہ اور درود بر خمینی کا نعرہ نہ لگاتا ، آیت اللہ خمینی کی دعوت پر لبیک نہ کہتا ، مائیں اپنے بچوں، بہنیں اپنے بھائیوں اور بیویاں اپنے شوہروں کو اسلامی انقلاب کی راہ میں نہی خوشی قربان نہ کر دیتیں تو کیا یہ ممکن تھا کہ آیت اللہ خمینی کی تنہا کوششیں بارہ آور ہوتیں ؟ اگر آیت اللہ خمینی کے افکار و نظریات پر لبیک کہتے ہوئے علماء کے علاوہ ایرانی دانش وروں کا بہت بڑا طبقہ آگے نہ بڑھتا اور ایران کے مدرسوں ، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں آیت اللہ خمینی کے افکار و خیالات کی ترویج و اشاعت نہ کرتا تو کیا یہ ممکن تھا کہ جس نوجوان طبقے کو شاہ اور اس کی خفیہ پولیس، ساواک نے شراب اور جنس میں گلے گئے تک ڈبو دیا تھا، اسلامی انقلاب کا ہر اول دستہ بنتا ؟ علماء کے علاوہ دانش ور طبقہ کے جن افراد نے اسلامی انقلاب کی راہ ہموار کی اور اسی مقصد کے لیے اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی ان میں سرفہرست مرحوم ڈاکٹر علی شریعتی کا نام آتا ہے ۔ یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر علی شریعتی قرآن و حدیث کے بعد اگر کسی چیز سے متاثر ہوتے تو وہ کلام اقبال اور صرف کلام اقبال ہے ۔ آپ علی شریعتی کی کوئکتاب اٹھا لیجئے یا ان کا کوئی مقالہ پڑھیے آپ کو کہیں نہ کہیں ایسا ضرور محسوس ہوگا کہ کوئی شخص اقبال کے فارسی اشعار کو پر زور مدلل اور مربوط فارسی نثریں بیان کرتا چلا جارہا ہے اور بیان کرنے والے کو جو بھی ذہنی غذا حاصل ہو رہی ہے اس کا ماخذ و منبع کلام اقبال اور صرف کلام اقبال ہے ۔ ١

اقبال نے بھی ایران سے محبت میں شاعری کے لیے زیادہ تر فارسی ہی کو ذریعہ اظہار بنایا اقبال علیہ رحمہ کے تقریباً بارہ ہزار اشعار میں سے سات ہزار اشعار فارسی زبان میں ہیں- اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شاعر مشرق کو اردو کے مقابلے میں فارسی زبان سے زیادہ رغبت و محبت تھی علامہ اقبال کی چراغ فکر کو ترقی دینےکے لیے جن شخصیات نے اپنا حصہ ڈالا ہے اُن میں ایران کے انقلاب پسند فلسفی علی شریعتی بھی شامل ہیں - اقبال اور علی شریعتی کے افکار بہت مماثلت ہے- فرانس کے انقلاب کو والٹیر اور روسو جیسے دانشوروں نے انقلابی فکر بخشی ویسے ہی ایرانی انقلاب کیلئے ذہن سازی کا زیادہ تر کام ڈاکٹر علی شریعتی نے کیا، صرف 43 سال کی عمر میں جلاوطنی کے دوران

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

پراسرار طور پر قتل ہوجانیوالے ڈاکٹر علی شریعتی نے 22 سال تعلیم میں لگائے، 9سال مختلف اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھاتے رہے، 5 سال جلاوطن اور سوا 2 سال شاہ ایران کے قیدی رہے، لہذا اگر جمع و تفریق کی جائے تو اس فلسفی، مفکر اور دانشور کے پاس سکون اور اطمینان کے صرف 5 سال ہی بچتے ہیں لیکن کام دیکھا تو معلوم ہو کہ مختصر سی مدت میں انہوں نے ایران اور ایرانی قوم کیلئے جو کچھ کیا کوئی دوسرا شاید 100 سال میں بھی نہ کر پاتا- 25 کتابوں کے مصنف علی شریعتی فکر اقبال سے بہت متاثر تھے ان کی تحریروں کو انقلاب ایران کا والٹئر کہا جاتاہے-انقلاب ایران کے بارے میں کہتے ہیں کہ " 1979 کے انقلاب ایران میں اقبال ایران کے م power and awakening خیال کیا جاتا ہے" ایران کے معاشرے میں علامہ اقبال بہت مقبول اور جانی پہچانی شخصیت ہیں، بچوں، جوانوں حتیٰ کہ ٹیکسی ڈرائیور سے لے کر اعلیٰ سرکاری حکام تک تقریباً ہر شخص علامہ اقبال کے کچھ نہ کچھ فارسی کلام کو جانتا ھے -ایران میں علامہ اقبال اقبال لاہوری" کے نام سے معروف ہیں- ۲

علامہ اقبال کی عظمت کو سب سے بڑا خراج عقیدت ایران کی طرف سے دیا گیا ھے رہبر انقلاب آیت اللهخمینی نےکہا کہ اقبال کا پیغام انقلاب ایران کی قوت متحرکہ تھی- ایرانی عوام پاکستانیوں کے مقابلے میں علامہ اقبال کے کلام سے زیادہ متاثر ہیں-وہ علامہ کو رومی حافظ و سعدی شیرازی کی ردیف میں قرار دیتے ہیں اور ہمیشہ ان کے پیغام سے فیض پاتے ہیں-

علی شریعتی کے افکار کا اظہار ان کی تصانیف میں ہوا ہے - اقبال کی طرح ان کے افکار کی بھی بنیاد اسلام، قرآن، اسلامی عقاید اسلامی فکر اور اسلامی اعمال کا فکر و نظر کے اندر راسخ ہونے میں تھی-

خوش قسمتی سے ڈاکٹر علی شریعتی کے وہ خیالات و افکار بھی محفوظ کر لیے گئے ہیں جو براہ راست علامہ اقبال کی ذات اور ان کے پیام سے تعلق رکھتے ہیں - تہران کے مشہور مدرسہ حسینیہ ارشاد میں انھوں نے اقبال کے بارے میں دو تقریریں کی تھیں ان میں سے ایک تقریر کا عنوان "اقبال دما " تھا اور دوسری اقبال مصلح قرن آخر " کے عنوان سے تھی-۳

شریعتی اقبال کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں

میں جب اقبال کے بارے میں غور کرتا ہوں تو اُسی کو علی علیہ السلام کی طرح پاتاہوں- ایک ایسا انسان جو علی کی طرح کا ہے مگر تھوڑا ساکم و بیش یعنی بیسویں صدی کے انسان کی استعداد کے مطابق - کیونکہ علی وہ ہستی میں جو کہ نہ صرف اپنی فکر اور بات کے لحاظ سے بلکہ اپنے وجود اور زندگی کیساتھ بھی عالم بشریت کے سارے دردوں ضرورتوں بلکہ سب ادوار میں کئی قسم کی ضروریات کو پورا کرسکتے ہیں-

اگر ہم چائیں کہ وسطی صدیوں کی پوری تاریخ کا تجزیہ کر کے اس کے تاریخی جسم کی دوبارہ تالیف و تجدید کریں تاکہ یہ روح اس مکمل اور درست بدن میں واپسی چلی جائے اور پھر سے اُمت مسلمہ کا یہ موجودہ بے حس شدہ مادہ اس روح القدس میں تبدیل ہو جائے تو صور اسرافیل کی طرح بیسویں صدی کی مردہ سوسائیٹیوں میں سے چھوٹ کر ساری بارآور حرکات، تمام روحانی قوت اور معنویت دنیا میں پیدا کردے تو مسلمانوں کی تجدید حیات شدہ نمونے کی شخصیت ، اور اُن کے ایک وسرے سے الگ شدہ اور بکھرے ہوئے انسانی عناصر اگر ایک نئے بدن میں جلوہ نگین ہو جائیں تو یہ نئی بنائی ہوئی اور نئی

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

چاہی ہوئی شخصیت محمد اقبال کی شخصیت ہوگی- اقبال اپنے مکتبہ فکر اور بنیادی طور پر اپنی ہستی کے ساتھ یہ ظاہرکرتاہےکہ وہ فکر جس کے ساتھ اُس کی وابستگی ہے یعنی اسلام ایسی فکر ہے کہ میں نےانسان کی دنیاوی اور مادی ضروریات پر بھی بہت توجہ دی ہے ، مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ آدمی کو ایسا دل بھی عطا کرتی ہے کہ اُس کے اپنے قول کے مطابق کہ وہ سحری اور پو پھٹنے کے وقت زندگی کی خوبصورت ترین کیفیات کو ملاحظہ کرتا ہے: وہ مادیت سے منزاً ایک پاکیزہ روح کا حامل عارف بزرگ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک ایسا آدمی ہے جو ہمارے زمانے میں علم، ٹیکنالوجی اور انسانی عقل کی ترقی کو عظمت و احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۴)

" اقبال کا بشریت کے لئے سب سے بڑا اعلان یہ ہے کہ دل عیسی کی طرح، سوچ سقراط کی طرح اور با تھ قیصر کی طرح رکھو مگر ایک انسان اور ایک بشری وجود میں ایک روح کی بنیاد رکھنے کے لئے اور ایک مقصد تک پہنچنے کی خاطر یعنی خود اقبال بننے کے لئے ، ایک ایسا آدمی بننے کے لئے جو اپنے دور کی سیاسی بیداری کا بھی انتہائی حد تک احساس رکھتا تھا یہ بات اس لئے کی ہے کیونکہ بعض لوگ اُس کو صرف ایک سیاسی شخصیت اور بیسویں صدی میں قومی آزادی کا خواہان اور استعمار مخالف رہبر جانتے ہیں۔وہ علمی میدان اور فلسفیانہ سوچ میں بھی اس معیار کا تھا کہ موجودہ مغرب میں اسی کو اس دور کے ایک مفکر اور فلسفی کی حیثیت سے برگسان کی صف میں رکھا جاتا ہے اور تاریخ اسلام میں غزالی کا ہم پلہ شمار کیا جاتا ہے ۵

اقبال نے اس زمانے کی تمام فلسفیانہ اور روحانی منازل کو اپنی بصیرت اور اپنے اسلامی ایمان کی روشنی کے ساتھ طے کیا اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایک ایسا مسلمان مہاجر ہے جو بھر ہندکی پراسرار گہرائیوں سے اُبھرا اور اُس نے یورپ کے پہاڑوں کی بلند ترین علمی چوٹیوں کو سر کیا مگر وہاں قیام پذیر ہونے کی بجائے ہم میں واپس آگیا تاکہ ایک حیران کن قسم کی سفری سوغات اپنی قوم کو یعنی ہمیں پیش کر سکے اور مجھے نظر آرہا ہے کہ اس نے بیسویں صدی میں اپنی خود آگاہ ، درد مند نگر منتشر قوم کے لئے اپنی شخصیت میں اسلام کا نمونہ پیش کیا -٦

"خودی اقبال و شریعتی کی نظر میں"

تصور خودی اقبال کی فکرکا مرکزی نکتہ ہے اُنھوں نے اپنی نظموں خاص کر اسرارخودی اور رموز بےخودی میں اس موضوع پراظہارخیال کیا ہے

اقبال نے جسے خودی کہا ہے اُسی کو شریعتی نے "بازگشت به خویشتن کہا ہے اور جس طرح سے اقبال نے اپنے کلام نظم و نثر میں جا بجا خودی کا ذکر مختلف پیرایوں میں کیا ہے اسی طرح شریعتی نے بھی "بازگیر ، بہ خوشین" یعنی اپنے آپ کی طرف واپسی کا ذکر بار بار مختلف تحریروں اور تقریروں میں کیا ہے- اقبال نے جس کیفیت کو تعمیر خودی کا نام دیا ہے- شریعتی اسی کو خود سازی کا نام دیتے ہیں شریعتی کے ایران میں حکومت بظاہر ایرانیوں ہی کی تھی مگر در پردہ وہاں امریکین اور یورپین استعمار حکمران تھا- عوام الناس پس رہے تھے - اقبال کے ہندوستان میں حکومت انگریزوں ہی کی تھی اور مقامی یعنی مسلمان اور ہندو اُن کے پنجہ استبداد میں پھنسے ہوئے تھے اور ان کا خون نچوڑا جارہا تھا- دونوں کے ماحول الگ الگ ہونے کے باوجود دونوں میں فکری یکجہتی پائی جاتی تھی-

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

خودی کا لفظ اقبال سے پہلے غرور و کبر نخوت اور خود پرستی کے مفہوم میں استعمال ہوتا رہا ۔ اقبال نے اس لفظ کو نئے اور انقلابی معنی عطا کئے اور اس کے مفہوم میں بہت وسعت پیدا کر دی۔ ان کے نزدیک خودی سے مراد ہر فردمیں موجود زبردست طاقت و صلاحیت ہے اور نفس مطلق اور عالم کے آپس کے تعلق کو بھی ظاہر کیا ہے۔ خودی کو اقبال کے افکار و نظریات میں بنیادی حیثیت حاصل ہے

اقبال اپنی کتاب اسرار خودی میں فرماتے ہیں

آپ نے بڑی ہی فلسفی سوالات اور انسانی ماہیت کے بارے میں غور کیا ہے- اس سوال کا جواب انسانی تاریخ اور فلسفے کی مختلف تصورات پر منحصر ہوتا ہے-

یہ سچ ہے کہ انسانی تخیلات اور احساسات شعور کی وجود میں اہم کردار ادا کرتے ہیں- ان کے بغیر، انسان کا زندگی میں کوئی خصوصی معنوں کی کمی ہوتی- ان کے ذریعے ہی انسانیت کی اصلیت اور خصوصیت ظاہر ہوتی ہے-

اگر ہم اس سوال کو اخلاقی طور پر دیکھیں تو یہاں اخلاقی اصول کا تاثر آتا ہے- انسانیت کا حقدار اس اصول کو مانتا ہے کہ احساسات اور تخیلات کو تیز نگاہ سے دیکھ کر برداشت کرنا چاہئے تاکہ انسان اخلاقی طور پر بہتر بن سکے اور دوسروں کے ساتھ بہتر سلوک کر سکے- اس کی مدد سے انسانیت میں اخلاقی پیشرفت اور معاشرتی تعاملات میں بہتری آتی ہے-

مغربی ممالک کی بات کرتے ہوئے، اس معمول کی طرف رجحان کرنے کی وجہ ہوتی ہے کہ وہ غربی تصورات اور مقامات کو اپنا کر ترقی کرنا چاہتے ہیں- یہ ایک سمجھدارانہ روایت ہے، لیکن یہ بھی اہم ہے کہ انسانی اخلاق کی بنیاد پر مشرقی اور مغربی تصورات کو ایک ساتھ ملایا جائے تاکہ دنیا بھر کی افراد ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور محبت سے رہ سکیں-

یہ تو ثابت ہے کہ انسان کی طبعیت میں خودی اور انا اہم کردار ادا کرتے ہیں، لیکن اس کا جواب ہماری خصوصی معاشرتی، ثقافتی، اور اخلاقی ماحول میں ہوتا ہے- اسی طرح، زندگی کو مصلحت کی روشنی میں دیکھنے کی مدد سے ہم اپنے اہداف اور مقاصد کی طرف بڑھتے ہیں- اصولوں کی بنیاد پر، ہمیں احسان مندی، احترام، اور اخلاقی مقدارد کی پیروی کرنی چاہئے تاکہ ہم انسانیت کی جوہری اور اہمیتی قیمتوں کو قائم رکھ سکیں-۷

شریعتی خودسازی کا تعارف کرتے ہوۓ کہتے ہیں

خودسازی کا مقصد یہ نہیں ہے کہ جو گیوں راہبوں اور مذہبی عابدوں کی طرح اپنے آپ کو دوسرے لوگوں، زمانے اور ان تمام روابط جو ہمارے اپنے آپ اور معاشرے کے مابین میں اور ہونے چاہیے سے الگ تھلگ کر کے رکھیں یا ان خیالی ، ذہنی موروثی اور فرقہ وارانہ اقدار کی بنیاد پر با اُن خصوصی نصب العینوں جو روحانی اور صوفیانہ اخلاق میں میں کے مطابق پرورش کریں

اسی موضوع کے تحت مزید وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں :

" پہلا قدم اپنے آپ کا کشف کرنا اور اپنی انسانی استعدادوں پر ایمان لانا ہے۔ تاہم اس کامفہوم ایک جاہلانہ خود پسندی نہیں ہے بلکہ اُن انسانی اقدار کی طرف خود آگاہانہ واپسی ہے جو ہم میں میں اور ہم سے لی گئی نہیں۔ بے شک ، آنے والے کل کا انسان وہ انسان ہوگا، جو تمام گزشتہ اور موجودہ زندانوں یعنی جو کچھ ہم نے ورثے میں پایا اور جو کچھ ہم پر مسلط کیا جاتا رہا ہے، سے آزاد ہونے کی لیاقت حاصل کر چکا ہو گا اور دماغی وروحانی طور پر تازہ کشف

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

کرنے کی صلاحیت حاصل کر چکا ہوگا۔ آنے والے کل کا نصب العین ان بہت سارے تجربات کا نتیجہ ہے جو انسانیت نے بہت زیادہ قیمت دیکر حاصل کیا ہے۔

شریعتی خودی کےمتعلق مزید اظہارخیال کرتےہوۓ کہتےہیں

اپنےآپ کیطرف واپس لوٹو وہاں سب کچھ پالوگےکیونکہ یہاں سب کچھ ہے ظاہر میں اندھیرا ہے- یہ چشمے غم کے سوا کچھ نہیں پھوٹتے-گو تم بدھ ٹھیک بولتا تھا- نجات دل میں پوشیدہ ہے- بدھ کی مکتی بھی اسی خودی میں ہی تھی- اب میں خود کو اسکی بانہوں میں محسوس کرتاہوں- یہ میری اپنی ذات ہے - اپنی ذات یعنی انانیت کہ جسے میں نے خارجی جی ع اناؤں کے ڈھیر سے نکالا - اس کی صورت کو آلایشیوں سے پاک کیا تو زیادہ منور اور پہچان کے قابل ہو گئی - اور کتنی خوبصورت ہے ! کیا سچی اور کیا اچھی تمام خوبیاں، حسن جلال بلندیاں اور تقدس اُسی میں ہیں- یہی ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے ، جھاگ ، حباب، فریب، دروغ، سراب، خیال اور بے ہودگی ہے----۸

من سر چشمہ خودی

یہ من جو خودی کا سر چشہ ہے، جس سے خودی جنم لیتی ہے جس کی تعمیر میں خودی اور جس کی تخریب سے تخریب خودی ہوتی ہے کیا چیز ہے؟ شریعتی اس کے متعلق یوں اظہار نظر کرتے ہیں :

ہر شخص ایک مجازی میں رکھتاہےاورایک س حقیقی۔ میرے عقیدے کے مطابق یہ وہی انسان سے جو ایک حقیقت واحد اور جو ہر ثابت رکھتا ہے ۔ اور اُس کی زندگی پوری تاریخ پر حاوی ہوتی ہے۔گوناں گوں اجسام میں وجود رکھتا ہے اور ہمیشہ چھوٹی چھوٹی اناؤں کے مجموعوں میں مدفون ہوتا ہے ۔ ہر فرد ایک قبرہے جس میں اُس نے انسان کو مدفون کیا ہوتا ہے۔ ہرشخص گندا کیچڑ یعنی " حماء مسنون" ہے کہ جس میں روح خداوند پنہاں ہوئی ہے اور ہر شخص ایک ایسی کھیتی ہے کہ جس میں انسان بننے کا بیج پنہاں ہوتا ہے اگروہ اُس کے متعلق آگاہی رکھتا ہو، اس کوپانی، دھوپ اور بارش فراہم کرےاس کی پرورش کرے، اس کے شگوفے نکلے تو انسان ہونے کا درخت : من مجازی آزاد ہو کر نشو و نما پاتا ہے "شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السما ۹ ایک پاک درخت جس کی جڑیں خاک کی گہرائی میں اور سر آسمان پر (خدا کی طرف واقعیت یوں ہی ہے۔ وہ آدمی جو آدم ہونے کے بیج کو اپنے وجودی قبرستان میں آگاتا اور پرورش کرتا ہے، کامیاب اور نجات یافتہ ہو جاتا ہے اور جو کوئی اسے مٹی تلے پوشیدہ رکھتا ہے وہ نا اُمید ہےاور اُسے کوئی حصہ نہیں ملتا ۔ " قد افلح من زکھا وقد خاب من دسھا ۱۰

اقبال جب من کی بات کرتا ہے تو کہتا ہے

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتانہ بن اپنا تو بن!
من کی دنیا ؟ من کی دنیا سوز و مستی جذب وشوق
تن کی دنیا ؟ تن کی دنیا سود و سودا نکیر و فن
من کی دنیا ہا تھ آئی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دنیا چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن
من کی دنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ وبرہمن
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن۱۱

وحدت الوجود کے متعلق دونوں کے نظریات

اقبال فلسفی شاعر تھے اور شریعتی ایک ہے سوشیالوجسٹ ، مورخ اور نثرنگاردونوں نے اپنے اپنے قلم سے قوم کی بیداری اور اُس میں سعی و عمل پیدا کرنے کے مقدور بھر کوششیں ، بلکہ کامیاب کوششیں کیں - دونوں نے قوم کی بیماری کے - اسباب کے طور پرا وحدت الوجود، متصوفانہ نظریات ، اور قوت و عمل سے اپنے آپ اور اپنے ملی تقاضوں سے بیگانہ کرنے والے ، حد سے بڑھے ہوئے روحانی میلانات کو قرار دیا

اقبال کے نزدیک ملت اسلامیہ کے زوال کا سبب یہ تھا کہ وہ قوت عمل سے محروم ہو کر، کاہلی بے عملی اور روحانی تعیش میں پڑ گئی ۔ وحدت الوجود کے عقیدے نئے جو غیر اسلامی اثرات کا نتیجہ تھا ، ملت اسلامیہ کو عزت نفس اور قوت عمل سے محروم کر دیا تھا اور اس کا علاج یہ تھا کہ نفی خودی اور بے عملی کے اس فلسفے کا توڑ کرکے ، خودی کا احساس دلا کر فرد اور ملت میں سعی و عمل کی تازہ قوتیں پیدا کی جائیں ۔

علامہ کے نزدیک وحدت الوجود کا یہ نظریہ جو یونانی حکما کے ذریعے اسلامی تعلیمات میں در آیا ملت اسلامیہ پر بہت منفی اثرات مرتب ہوئے. وحدت الوجود کے نظریے کے متعلق شریعتی کے خیالات بھی یہی ہیں وہ اسے نفسیاتی بیماری قرا دیتے ہیں، جس کی بنا پر انسان اپنے آپ سے بیگانہ ہو جاتا ہے- اس ضمن میں شریعتی کہتے ہیں کہ پیسہ زدگی کی طرح میلان زہد بھی ایک بیماری ہے- وہ لکھتے ہیں دو ، دوسری چیز جو انسان کو اپنے آپ سے بیگانہ کرتی ہے زاہدانہ میلان ہے اور خودبیگانگی کی بیماری کا مفہوم بیان کیا ہر وہ عامل اور حالت جو اس بات کا موجب بنے کہ انسان اپنے آپ کو اپنے معنی میں محسوس کرنے کے بجائ کسی دوسری چیز کو اپنی جگہ محسوس کرے-پیسہ زدگی کی صورت میں وہ اپنے آپ کو محسوس نہیں کرتا اور دولت کو اپنی جگہ محسوس کرتا ہے - وہ اپنے اندر کو نہیں پاتا بلکہ وہ اپنی جگہ اُس دولت کی موجودگی کو پاتا ہے

ہے اوروحدت الوجود بشری ایلینیشن کی عظیم ترین بیماری ہے۔ALIENATION۱۲ی ہیں -تصوف ایک قسم کی

قوت اقبال اور شریعتی کے ہاں

اقبال کے نزدیک نظام عالم کی اصل خودی کی بیداری سے ہے اور وجودی تعینات کی زندگی کا تسلسل بھی استحکام خودی سے ہے - اقبال اس موضوع پر فرماتے ہیں

خویشتن راچوں خودی بیدار کرد آشکارا عالم پندار کرد
میکشداز قوت بازوے خویش تا شود آگاہ از نیروے خویش
وانمو دن خویش راخوے خودی است خفتہ در ھر ذرہ نیروےخودی است ۱۳

شریعتی بھی آگاہی اور ایمان سے پیدا ہونے والے اعجاز کے لئے قوت کے قایل ہیں وہ کہتے ہیں-

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

اور وہ اعجاز جو کہ آگاہی اور ایمان سے پیدا ہوتا ہے اس قوت کے ساتھ ظہور پذیر ہوا کہ جمودا چانک حرکت میں، اور جہالت اچانک آگاہی میں تبدیل ہو جائے اور یہ چند صدیوں کا زوال، اچانک ، قیامت اور قیامت زا بیداری میں تبدیل ہوجائے۔ ١٤

اقبال قوت کے متعلق یوں اظہار رائے کرتے ہیں:

چوں حیات عالم از زور خودی است پس بقدر استواری زندگی است
قطرہ چون حرف خودی از بر کند ہستی بے مایہ راگوہر کند
سبزہ چون تاب ومیداز خویش یافت ہمت اوسینہ گلشن شگافت ١٥

شریعتی مغربی استعمار کے آگے ڈٹ جانے اور اسلامی سوسائٹی پر مزہب کے وسیلے سے طاری کی جانے والی خواب آلودہ کیفیت کے مقابلے کے لئے انسان قومی اور مزہبی قوت کو ضروری عامل قرار دیتے ہیں-اس ضمن میں ڈاکٹر شریعتی اپنی کتاب"بازگشت به خوشین میں ہی کہتے ہیں :

اور ایسی صورت میں روشن خیالی بھی (کیا مذھبی اور کیا غیر مذھبی) خود آگاہ انسان زندہ اور قوٰی بن کر اپنے آپ کی طرف واپس آئے" (حصول خودی کرے) اور مغربی استعمار کے مقابلے ہیں ڈٹ جائے اور اپنی سوسائٹی جو کہ مذہب کے وسیلے سے خواب آلودہ ہو رہی ہے- کو مذھبی قوت کے وسیلے سے بیدار کر کے متحرک کرے اور ایک تخلیق کنندہ معنوئ انسان کے پاؤں کے بل پر کھڑا کر کے ایک تہذیب و تمدن اور اپنی معنوی شخصیت کو جاری رکھنے والی نسل اور ایک " پرومته" (حسینی قوت سے) جو خدائی آگ کو زمین پرلایاکی شکل میں جلوہ گر ہو- ١٦-

عشق ومحبت استحکام خودی کے معاون-

آپ نے علامہ اقبال کی فلسفے کو بہترین طریقے سے بیان کیا ہے، ان کی فکری میراث کو سمجھایا ہے اور ان کے مصرعات کو پیش کیا ہے- علامہ اقبال کا تصور عشق اور عقل کی تناظریت کی روشنی میں آپ کی تشریح سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ان کو ایک دوسرے کے مکمل نہیں بلکہ مکمل کنپشن کے حصوں کے طور پر دیکھتے تھے- علامہ اقبال کا فلسفہ عشق اور عقل کی ترقی کو اہم معیاریں بناتا ہے جو انسانیت کی ترقی اور فلاح میں مدد فراہم کرتے ہیں- عقل اور عشق کی موزوں مشترکہ استعمال کی روشنی میں، انسان اپنی عقل کو عشق کی راہ میں استعمال کرتے ہوئے اہم مقاصد اور قیمتوں کی تلاش کر سکتا ہے- آپ نے اقبال کے اشعار کی مثالیں بھی دی ہیں جو ان کی فلسفے کو مزید واضحیت دیتی ہیں، اور ان کی شاعری اور فکر کو آپ کے اس تشریح کے ذریعے سمجھانے میں مدد فراہم کرتی ہیں-

علامہ اقبال کی فلسفے کا تصور عشق اور عقل کا اہم حصہ رہا ہے اور ان کے افکار نے انسانی فکر اور تصور کو نئی روشنی میں دکھایا ہے- ان کی فکر کا مواصلہ اور ان کی شاعری کی ذات کی خصوصیت تھی جو نے ان کو ایک بزرگ فکری اور شاعری شخصیت بنایا-

ہر دو امیر کارواں، ہر دو بمنزل رواں
عقل به حیله می برد، عشق برد کشاں کشاں ١٧

ڈاکٹر علی شریعتی ذات کے زندان سے رہائی کے لیے عشق کو لازم قرار دیتے ہیں- شریعتی عشق سے مراد وہ قوت عظیم لیتے ہیں جو مصلحت شناسی اور حسابی عقل سے بالا تر ہو- جو قوت عظیم کے طور پر انسان کے باطن میں پنہاں ہے، جو اس کے وجود کی گہرائیوں کو اس پر منکشف کرتی ہے-یہ وہ باطنی قوت ہے جو انسان کے نفس کی برائیوں کے خلاف بغاوت کرتی ہے- زندان ذات داخلی زندان ہے- اس لیے

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

اس سے رہائی کے لیے ایسی قوت کی ضرورت ہے جس کا سر چشمہ انسان کے باطن میں ہو اور عشق ایک باطنی قوت ہے- ۱۸ بقول اقبال-----

صدق خلیل بھی ہے عشق، صبر حسین بھی ہے عشق
معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق ۱۹

مقاصد کے حصول میں جہد مسلسل کا نام عشق ہے، اور جد و جہد میں کامیابی کے لیے تین لازمی تقاضے ہیں جنھیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے- اطاعت خداوندی، ضبط نفس اور نیابت الہی- ان تقاضوں کی ترتیب بھی یہی ہوگی کیونکہ یہ آپس میں باہم مربوط ہیں، ضبط نفس کے لیے ضروری ہے کہ انسان کسی قانون کا طابع بھی ہو اور نیابت کے لیے ضروری ہے کہ نفس پر اختیار بھی ہو-

عقل اگر عشق پر اثر انداز ہو تو انسان کے ذاتی مفاد کے لیے کام کرتی ہے لیکن جب عشق عقل کو قائل کرلے تو افراد کی فلاح کے لیے ایسے واقعات ظہور ہوتے ہیں کہ قوموں کی تقدیر بدل جاتی ہے-

بےخطرکودپڑاآتش نمرود میں عشق   عقل ہے محوتماشائے لب بام ابھی۲۰

مغرب نے جن علوم کو پیش کیا ان کی بنیاد فقط عقل پر رکھی ہے اور عقل کا شعار دوسروں کا چھین کر اپنا بنانا ہے جبکہ اقبال کا عشق دوسروں کے لیے کچھ کر گزرنے کا نام ہے، عقل حیلہ ساز اور عشق سراپا صداقت، عقل اگر مصلحت پسند تو عشق ہر لحضہ شر کی بیخ کنی کے لیے تیار   اور بقول اقبال :

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند   ۲۱

اقبال عشق و محبت کو استحکام خودی کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اقبال کےنزدیک عشق مفتاح الباب ہے۔ عشق انسان کے قلب و نظراورخودی میں ایک آگ سی لگا کر اُس کو علو اور بلند مقاصد کے حصول کا جوش و جذبہ عطا کرتا ہے ۔ عشق انسان میں مقاصد آفرینی کر کے انسان کا اعلیٰ اقدار کے حصول میں ممد ہوتا ہے عشق اقبال کا خصوصی موضوع ہے۔ اقبال نے اپنے فارسی اردو اشعار اور نثری کلام میں جابجا عشق کا ایک اعلیٰ قوت کی حیثیت سے ذکر کیا ہے ۔ مثنوی اسرار خودی میں کہتے ہیں :

نقطہ نوری کہ نام او خودی است   زیر خاک ماشرار زندگی است
از محبت می شود پاینده تر   زنده تر سو زنده تابنده تر
از محبت اشتعال جوہرش   ارتقائے ممکنات مضمرش
فطرت او آتش اندوزد زعشق   عالم افروزی بیا موزدز عشق
عشق را از تیغ و خنجر باک نیست   اصل عشق از آب و باد و خاک نیست
در جہاں ہم صلح و ہم پیکار عشق   آب حیواں تیغ جو بردار عشق
از نگاہ عشق خاراشق بود   عشق حق آخر سراپا حق بود.
تشکرےپیدا کن از سلطان عشق   جلہ گر شوہر سر فاران عشق
تا خدائے کعبہ بنوازد ترا
شرح انی جاعل " سازد ترا ۲۲

شریعتی کے نزدیک بھی عشق وہ طاقت اور حرارت ہے جو بدن میں اک آگ سی لگا دیتا ہے - عشق انسان کو بلند اور عالی اقدار عطا کرتا ہے- عشق کے بغیر انسانی وجود حرکت سے محروم اور منجمد ہوتا

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

ہے - عشق انسان کو وہ غیر مادی قوت عطا کرتا ہے جس کے ساتھ انسانوں کے عظم انقلابات کی تخلیق اور تاریخ سازی کی- شریعتی کے اپنے الفاظ ملا حظہ ہوں :

عشق وہ طاقت و حرارت ہے جوان کیلوریز یاپروٹینزسےجوبدن میں داخل ہوتی ہے پیدا نہیں ہوتایہ ایک نامعلوم منبع رکھتاہے جوتمام بدن میں آگ سی لگادیتاہےاوراسےپگھلادیتاہےحتیٰ کہااپنی نفی کرنےکی ترغیب دیتاہے ٢٣

عشق کے متعلق ہی شریعتی ایک دوسری جگہ کہتے ہیں :

معرفت عشق کے پیچھے پیچھے آتی ہے - عشق وہ غیر مادی قوت ہے جو انسان میں حرکت پیدا کرتی ہے اور اسی اساس پر مبنی ہے" : عشق مکتب عالی معرفت کی تجلیات کی جڑ ہے اور مذہب بھی اُس کا-ایک جلوہ ہے "

شریعتی، اپنی کتاب " انسان و اسلام میں عشق کے متعلق ان الفاظ میں اظہار نظر کرتے میں :

عشق مشتمل ہے ایک مقصد کے لئے سب کچھ قربان کرنے پر اور اُس کے بدلے میں طلب کچھ بھی نہ کرنا- یہ بہت بڑا انتخاب ہے - کیسا انتخاب ؟ اپنے آپ کو موت کے لئے منتخب کرنا تاکہ دوسرا زندہ رہے یا یہ کہ وہ ایک مقصد اور زندگی کا رکھنے والا اور ایک نصب العین کو حاصل کرنے والا بن جاۓ-٢٤

شریعتی کی خودی دراصل اس کی آگاہی یا خودآگاہی ہے-شریعتی اس آگاہی خودآگاہی کا ذکر کرتے ہوۓ کہتے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں پر مجزہ پیدا کرنے والے ایک عامل ہے - مگر یہ آگاہی ایک کشتی بھٹی یا سرکلر کی طرح نہیں ہےکہ جاری ہو گئی اور کام ہوگیا) نہ کا یہ ایک مارک شدہ اور سٹینڈرد شدہ غذائی مواد کے پیکیٹ کی طرح ہے کہ اچانک مغرب سے آئے اور روشن خیال اُس کو استعمال کریں یا ہروہ شخص جو اس کو استعمال کرے 'روشن خیال اور آگاہ ہو جائے - بلکہ ہ ایک مستقبل اور معاشرتی آگا ہی ہے کہ جس کی بنیاد اُن کی تاریخ اُن کی غلط روش اُن کی مشکلات اور اُن کے معاشرے کے انحطاط کے عوامل کی تاثیر پر ہوتی ہے - اور ایسی آگاہی جب لوگوں کو حاصل ہوتی ہے تو یہ اُنکے معاشرے کی فکر میں بجلی پیدا کر دیتی ہے - جس میں کا ہر ایک فرد آتش سماوی کو زمین پر لانے والا پرومتہ ") بن جاتا ہے اوراپنی سرزمین اور لوگوں میں ایک آگ لگا دیتا ہے یہ ایسی آگاہی ہے جس کے ساتھ عشق اور ایمان شامل ہوتا ہے ٢٥

اقبال اس مضمون کو یوں بیان کرتا ہے

جس بندہ حق بیں کی خودی ہوگئی بیدار شمشیر کی مانند ہے برندہ و براق !
اُس کی نگہ شوق پہ ہوتی ہے نمودار ہر ذرہ میں پوشیدہ ہے جو قوت اشراق !
اُس مرد خدا سے کوئی نسبت نہیں تجھ کو تو بندہ آفاق ہے وہ صاحب آفاق ۔
تجھ میں ابھی پیدا نہیں ساحل کی طلب بھی وہ پا کی فطرت سے ہوا محرم اعماق ٢٦

شریعتی کہتے ہیں کہ ایسا ایمان اور آگاہی جن کے ساتھ عشق شامل ہو معجزہ برپا کر سکتا ہے۔ وہ حاکمین تاریخ کے ہاتھوں بٹی ہوئی رسیوں سے تیار کر دو جالوں کو آن واحد میں بھسم کر کے اپنے معاشروں کو آن جالوں کا گرفتار ہونے سے نجات دلا سکتے ہیں۔ اگر افراد قوم استقامت ، قابلیت اور صلاحیت کار رکھتے ہوں وہ ایمان اور کلمے کے ساتھ (وابستہ رہیں اور

حالت ایمان میں مریں توآگاہی کی یہ چنگاری ضروربھڑک کرجمود اور نااُمیدی کاخاتمہ کردےگی۔ ۲۷

انسانی تکامل کے متعلق افکار کے لحاظ سے شریعتی و اقبال کے فکری روابط

موضوع مندرجہ بالا کے متعلق اقبال کہتا ہے :

یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید   کہ آرہی ہے دمادم صدائے کن فیکون ۲۸

اقبال کا نظریہ حرکت مسلسل جدو جہد مسلسل اور عمل مسلسل کا نظریہ ہے- اقبال کے خیال میں انسانی ارتقا کی کوئی منزلی نہیں نہ ہی اس کی کوئی انتہا ہے - چونکہ خود خدا کی کوئی انتہا نہیں ہے اس لئے کہ اس کی تخلیق یعنی انسان جس کو اس نے زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بناکر بھیجا ہے کے مقام اور سیر علوی کی کوئی انتہا نہیں ہے-

شریعتی کے مطابق بھی انسان ہونا یا بننا ایک ثابت مرحلہ نہیں کہ ایک دفعہ بن گیا توقائم رہے گا- انسان ہمیشہ بننے اور تعمیر ہونے کی کیفیت میں ہے - وہ ہمیشہ لامتناہی ہستی یعنی خدا کی طرف بڑھنے اور ابدی تکامل کے حصول کے لئے مصروف عمل ہے- اُس کی منزل کوئی نہیں ہے - وہ ایک بے انتہاتکامل اور بے انتہا علو کی طرف بڑھ رہاہے-

شریعتی اطاعت و عبادت کے بعد "کار" یا "عمل" کو بھی خود سازی کا لازمہ خیال کرتے ہیں اور جس چیز کو اقبال نے بے خودی یا ملی خودی کہا ہے ، اُسی کو شریعتی مبارزہ اجتماعی کہتے ہیں- ۲۹- اسرار خودی کے تقریباً تین سال بعد اقبال نے اپنی کتاب میں بتایا کہ چونکہ فرد اور ملت دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں لہذا فرد کی خودی کا مقصد بھی ملت کی خودی کی تعمیر ہوتا ہے-

فردوقوم آینہ یک دیگر اند   سلک وگوہرکہکشاں واختر اند ۳۰

بے خودی سے علامہ یہ مراد لیتے ہیں کہ فرد ملت کے مقابلے میں اپنی انفرادی خودی کو اس طرح قربان کر دیے تاکہ ملی خودی کی تعمیر ہو سکے.

اس ملی خودی کی تعمیر کو ہی شریعتی نے مبارزہ اجتماعی کے نام سے موسوم کیا ہے- بے خودی کے موضوع کے تحت علامہ ربط از دو ملت" کے ذیلی عنوان کے تحت مثنوی رموز بے خودی میں کہتے ہیں :

فرد را ربط جماعت رحمت است   جوہر اور اکمال از ملت است
تا توانی با جماعت یار باش   رونق ہنگامہ احرار باش
حرز جاں کن گفتہ خیر البشر   ہست شیطان از جماعت دورتر
پختہ تراز گرمی صحبت شود   تابمعنی فردہم ملت شود
فرد تنہا ازمقاصدغافل است   قوتش آشفتگی رامایل است
قوم با ضبط آشنا گرداندش   نرم رو مثل سبا گرد اندش
در جماعت خودشکن گردد خودی   تاز گلبرگےچمن گردد خودی ۳۱

فرد اور ملت کے ربط کے متعلق شریعتی کہتے ہیں کہ افلاطون نے انسان کا حیوان سیاسی کے طور پر ترجمہ کیا ہے جبکہ ہمارے دانش وروں نے انسان کا ترجمہ ایک اجتماعی حیوان ہونا کیا ہے ۔ شریعتی کے نزدیک انسان کا اجتماعی ہونا انسان کی مخصوص صفت نہیں ہے کیونکہ

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

جیوانات میں سے بھی بہت سے انسان سے زیادہ اجتماعی ہوتے ہیں۔جیسے کہ شہدکی مکھیاں ۔ لہذا یہ سیاسی ہوناہے نہ کہ انسان کا اجتماعی ہونا ۔
شریعتی کے مطابق انسان کا سیاسی ہونا یعنی اس کا سیاسی طور پر بیدار ہو کراپنے حقوق کے حصول کے لئے مبارزہ اجتماعی میں شرکت اُس کی ذاتی تعمیر اور اُس کےمعاشرے کی ہمہ گیر تعمیر کے لئے ضروری عامل ہے- ۳۲
احیائ ملت اقبال اورشریعتی کے فکری روابط
اقبال ایک ایسی ہیت اجتماعیہ انسانیہ کی تبلیغ کرتے ہیں جو رنگ وطن اور نسب ونسل کے اختیارات کو ختم کر کے تمام کائنات کا احاطہ کر سکتی ہے- اقبال اسی ہیت اجتماعیہ انسانیہ" کو ملت اسلامیہ کہتے ہیں - بقول اُن کے:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
انکی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار قوت مزہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری
دامن دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی ۳۳

ملی احیا کے لئے علی شریعتی ایک روشن خیال کی ذمہ داری کو پیغمبرانہ ذمہ داری قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں :
مگر ایک پیغمبر جب مبعوث ہو جاتا ہے تو وہ بلا تاخیر اپنے معاشرے کے لوگوں کی تلاش میں آتا ہے اور وحی اُس کو پہلا حکم دیتی ہے کہ اپنی انفرادی گوشہ گیری کی کملی اور مخصوص ذاتی ، خاندانی اور گروہی زندگی سے باہر آئے اور لوگوں کو بشارت دے نیز جھوٹ ، جہالت اور خرافات کے مظاہر پر حملہ آور ہو اور وہ جھوٹے معبود جن کو اُنہوں نے خود تراشا ہے کو توڑ دے- نیز عوام الناس، کمزوروں غلاموں محروموں اور بچارے مایوسوں کو بتا دے کہ " کئی بارا یک قلیل گروہ کثیر گروہ پر غالب آیا ہے"- اور کمزوروں و محکوموں کو بشارت دے کہ خداوند نے دنیا کی پیشوائی اور زمین کی وراثت کی اُن کے لئے بشارت دی ہوئی ہے - لہذا امر بالمعروف اور نہی عنالمنکر کر کے اس قیدی قوم کو جابروں فرعونوں ، قارونوں، جادو گروں اورعوام کو دھوکا دینے والے راہبوں سے نجات دلائے اور انہیں رہائی ، عدالت ، عزت آزادی اور ہدایت یافتہ ارض موعود کی طرف لے جائے اور آخر کار عوام کو زمین پر کی غلامی سے آسمان کی بلندی تک، افراد کی پرستش سے خدائی پرستش کی طرف اور ادیان کے ظلم سے اسلام کےعدل کی طرف بلائے-
اسلام کی اجتھاد کے ذریعےتعمیرنوکےموضوع پراظہارخیال کرتےہوئےکہتے ہیں
"اسلام کے اخلاقی اور اجتماعی مقاصد بھی بعضایسے توہمات کے زیر اثر جواُمم اسلامیہ کے اندر زمانہ قبل اسلام سے کام کر رہے تھے غیراسلامی شکل اختیار کرتے چلے گئے ان کے مقاصد اخلاقی و اجتماعی بھی تو اسلامی بہت کم ہیں عجمی عربی اور ترکی زیادہ ۔ نہ توحید کا صاف ستھرا اور پاکیزہ چہرہ کفر و شرک کے غبار سے محفوظ رہ سکا نہ قید مقامی کی روز افزوں پابندیوں نے اسلام کے اخلاقی مقاصد کی غیر شخصی اور عالمگیر نوعیت کوقایم اور برقرار رہنے دیا- لہذا اب کوئی چارہ کار ہے تو یہ

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

کہ ہم اس قشر کو جو مضبوطی سے اسلام پر قایم ہوگیا اور جس نے جیون کے ایک ایسے مقصد کو جو سرا سر متحرک تھا بےجان اور تبدیل شدہ مرتب کیا ہوا ہے ختم کر ڈالیں اور یوں حریت یگانگت تحفظ و مظبوطی انسانیت کے لافانی حقایق کو پھر سے دریافت کرتے ہوئے خود کے سیاسی انسانی اور سماجی اغراض کی تعمیر انکے حقیقی پاک وسادہ و عالمگیر طریقے میں کریں۔

شریعتی احیائے ملت اسلامیہ کے لئے اپنی کتب و تقاریر میں بار بار اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے حقیقی اور بنیادی اسلام اور قرآن کی طرف واپس آنا چاہئیے- اقبال کی طرح شریعتی بھی قرآن کو اپنا لائحہ عمل بنانے کو ہی مسلمانوں کی نجات اور فلاح کا راستہ اور ذریعہ قرار دیتے ہیں . شریعتی کہتے ہیں :- مسلمان اقوام کی آزادی خواہ تحریکیں بھی اُسی وقت کامیابی سے ہمکنار ہوں گی جب وہ معینہ (اسلامی) افکار کے اصولوں کی پیروی کریں اور ایک ایسا اعتقادی مکتب فکر رکھتی ہوں کہ جس میں فلسفیانہ اخلاقی، قومی، اجتماعی، اعتقادی اور سیاسی و غیرہ مسایل واضح طورپربیان کیےگئےہوں-اس کابنیادی نکتہ یہ ہے کہ اس اعتقادی مکتب کا محل اس موادکیساتھ جواسلام نےہمارےاختیارمیں دیاہےتعمیرہونا چاہیئےاوراسکی بنیادرکھنےکیلۓ قرآن کی نجات بخش اورمقدس تعلیمات سے الہام حاصل کرناچاہیئے- ٣٤

خفتگان کی بیداری -

اپنے معاشرے کے احیا اور اس میں بیداری پیدا کرنے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے شریعتی اپنے معاشرے کے سوئے ہوؤں کو بیدار کرنے اور بیدار شدگان جو (میدان سے) بھاگ رہے میں کو رک کر ڈٹ جانے کی ترغیب دینے کو اپنا فریضہ قرار دیتے ہیں- اسی طرح سے اقبال بھی اپنی ملت کی بیداری اور احیا کو اپنا فرض قرار دیتے ہیں-

اس موضوع پر علامہ بزبان اُردو کہتے ہیں :

ہر درد مند دل کو رونا مرا رُلادے   بیہوش جو پڑےہیں شایداُنہیں جگادے ٣٥

امت کے جسم کامل میں احیا کی ضرورت ہےنہ کہ اس کے الگ الگ اجزاءاعضاء کی تجلیل

اس موضوع پر شریعتی کہتے ہیں :

ایک فکر اور ایک روح ایک صحیح جسم اور ایک واقعی کل میں موجود ہوتے ہیں - لیکن اگر اعضا کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر دیں تو اس جسم کا اثر ختم ہو جائے گا- تب جتنا بھی ہم ان کوایک دوسرے سے الگ شدہ عناصر اور جدا شدہ اجزا کی زیادہ تجلیل کریں گے اور جتنا بھی ان علیحدہ شدہ اجزائی کی زیادہ افزائیش کر کے ان کوتکامل دیں گے ان کی کھوئی ہوئی روح واپس نہیں آئے گی- ختم شدہ روح اور مٹی ہوئی شخصیت اس جسم کی مکمل طور پر تعمیر نو کرنے سے ہی نمودار ہوگی ٣٦

اقبال اس خیال کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :

ڈالی گئی جو فصل خزان میں شجر سے ٹوٹ   مکن نہیں ہری ہو سحاب بہار سے
ہے لازوال عہد خزاں اس کے واسطے   کچھ واسطہ نہیں ہے اسے برگ و بار سے
ہے تیرے گلستان میں بھی فصل خزاں کا دور   خالی ہے جیب گل زر کامل عیار سے
شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو   نا آشنا ہے قاعدہ روز گار سے

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ   پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ ۳۷
: فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں   موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں ۳۸

شریعتی اس بات کا قائل ہے کہ اسلام ایک اجتماعی اور ملی مذہب ہے اس کا گوشہ نشینی اور راہبانیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے- فرد اور ملت ایک دوسرے کی ترقی استحکام اور تکامل کے لئے ضروری ہیں- فرد معاشرے اور ملت سے الگ کچھ بھی نہیں اور ملت کا وجود بھی افراد ہی سے ہوتا ہے- اس بارے میں شریعتی کہتے ہیں

"اگر کوئی فرد اپنے آپ کو سیل بلا سے نجات دلا دے اور خود ایک اجتماعی زوال سے نجات پاجائے۔ اگر چہ ایسا کر کے وہ کامیاب بھی ہو جائے اور فی الواقع اُس نے اپنے آپ کو بچا بھی لیا ہو ، نہ اُس نے دامن تر کیا ہو اور نہ پھسلا ہو، تو بھی وہ انتہائی بڑی خیانت کا مرتکب ہوا ہے اس لئے کہ اُس کا سب سے بڑا فریضہ دوسروں کی اصلاح کرتا اور اپنی ملت کی اصلاح تھا جو اُس نے نہیں کی دوسروں کے ساتھ خیانت کرکےاپنی خدمت نہیں کی جاسکتی۔ ۳۹

قبال اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہاردرج ذیل اشعار میں کرتے ہیں:

اپنی اصلیت پہ قائم تھا تو جمعیت بھی تھی   چھوڑ کر گل کو پریشان کاروان بُو ہو
زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرار حیات   یہ کبھی گوہر کبھی شبنم کبھی آنسو ہوا
آبروباقی تری ملت کی جمعیت سے تھی   جب یہ جمعیت گئی دنیا میں رسوا تو ہوا ۴۰

"اسلام سعی و عمل ، جدوجہد اور حرکت و قوت کا مذہب ہے

ایسا اسلام اور معاشرہ جو سعی و عمل جدو جہد اور حرکت و قوت نہ رکھتا ہو یا اسلام ، جب تک اُس کا تعلق فرداورخدا، انفرادی زندگی اور آخرت سے رہے، بے جان ہوتا ہے- اسلام دشمن طاقتیں اُسے اپنا مخالف سمجھنے کی بجائے اپنا موافق سمجھتی ہیں - استعماری طاقتیں ایسے اسلام کی اور جہاد سے خالی اسلام کی مزاحمت کرنے کی پروا نہیں کرتیں ایسا اسلام تو اُن کے لئے بجائے نقصان کے فائدہ رکھتا ہے-

شریعتی کے خیال میں اسلام جب ایک موج ، ایک تحریک، بیداری و قوت ، انسان سازی اور ملت سازی کے عامل کے طور پر اُبھرے تو خطر ناک ہو جاتا ہے اور تب استعمار کی نظروں میں کھٹکنے لگتا ہے - شریعتی کے الفاظ ملا حظہ ہوں :

مگر جب اسلام وسطی صدیوں کے جامد اور روایتی خول سے باہر آنا چاہئے، اپنے اخلاقی، نفسیاتی اور باطنی حدود کے انفرادی رابطے سے نکل کر ایک موج، ایک دعوت ایک ذمہ دارانہ فریضےکی شکل اختیار کرے-انسان سازی اور جدیدنسل کی توجہ مبذول کرنے کے عامل کی حیثیت سے اُبھرے اور زمین و زمان میں پھیل جائے تو استعمار کی نظروں میں خطرناک ہو جاتا ہے- ۴۱

اقبال کہتے ہیں :

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ   کہ یہی ہے اُمتوں کے مرض کُہن کا چارہ
تیرابھرپُر سکوں ہے ! یہ سُکوں ہے یا فسُوں ہے؟   نہ نہنگ ہے نہ طوفان نہ خرابی کنارہ ۴۲

یعنی جب مسلمان مردہ دلی اور بے عملی کی زندگی کو ترک کر کے کوشش و عمل کے ذریعے مبارزہ حیات میں اپنا مقام بناتا ہے- جب وہ سکون ساحل کے مقابلے میں ہستم اگر میروم گرنہ روم نیستم کے

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

وطیرے پر عمل پیرا ہو کر بے ہمتی اور سکون کی زندگی کو ترک کرتا ہے تو تب وہ باطل قوتوں کی نظروں کی آنکھ کا کانٹابن جاتا ہے اور خطرناک ہو جاتا ہے- لہذا اقبال بھی شریعتی کی طرح احیا کا درس ہی ملت مسلمہ کو دیتے ہیں -

دل بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک　　نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب سے کاری ٤٣

شریعتی استعمار اور عالمی امپریلزم کواسلام کےکھلےدشمن قراردیتاہے-لہزاان کیطرف سےاسلام دشمنی اوراسلام مخالفت کو وہ اُصولی دشمنی قراردیتا ہے-شریعتی کہتاہے

ہماری نسل جس کا سارا اسلحہ اُس کی ذاتی آگا ہی پر منحصر ہے اور جس کی تمام دولت اُس کا انفرادی احساس ذمہ داری ہے- تمام دنیا میں اُس کے دشمن اور رقیب ہی اُس کے مخالف نہیں ہیں- بلکہ وہ جو ظاہری طور پر اُس کا ہمفکر ہم مذہب اور ہم ملت ہے بھی اُس کو نہیں سمجھتا اور اُس کا ادراک نہیں کرتا- وہ نہ صرف اُسے تنہا چھوڑ دیتا ہے بلکہ پشت سے اُسےخنجر بھی گھونپتاہے-

شریعتی ملت اسلامیہ کے اسی جوان اورانقلابی فکررکھنےوالی نسل اور گروہ کےمتعلق یوں اظہارِرائےکرتےہیں

ایک طرف تووہ آئیڈیا لوجیز ہوتی ہیں کہ جن کے لئے واشنگٹن سے لے کر ماسکو تک فکری غذا تیار ہوتی ہے- بڑی بڑی قابل، فلسفی ، اہل ہنر اور علمی ہستیاں اُن کی خدمت کر رہی ہوتی ہیں اُس کے برعکس یہ چھوٹا سا گروہ ہے جو اپنے پاؤں کے بل پر اپنے. ایمانی رابطے کی بنیاد پر تنہا کھڑا ہے اور چند ایک لکھنے والے تقریر کرنے والے یا مفکرین جو خود اس کی ذات سے بھی زیادہ تنہا ہوتے ہیں- جنکی ساری کی ساری جائیداد کسی نہ کسی کے گھر کا ایک کو نہ اور چند ایک قلم ہوتے ہیں- ایسے لوگ جو اس نسل اور اس تحریک کے لئےفکری مال تیار کرتے ہوں کی ساری ہستی اتنی ہی کچھ ہوتی ہے اور آسانی کے ساتھ ان کا گلا دبایا جا سکتا ہے - سادگی کے ساتھ ان کے قلموں کو توڑا جا سکتا ہے- ان کے لبوں کو سیا جا سکتا ہے- ٤٤

آپ کا اقبال کے فکری وارث کے اہم اصولوں کو بیان کرنا اور ان کی فلسفے کو مشترکہ مواصلے کی ضروریت کے ذریعے بیان کرنا بہترین طریقے سے سمجھایا ہے- اقبال کا پیغام مسلمانوں کے لئے وسائل اور اسباب کی تلاش کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، لیکن وہ ایسی اہمیت کے ساتھ ساتھ آزادی کی قیمت اور اہمیت کو بھی بیان کرتے ہیں-

آزادی کو قدر دینا اور اس کے لئے قربانی دینا، اقبال کی فکر میں اہمیت کی ایک روشن مثال ہے- ان کا پیغام ہے کہ وسائل کی تلاش تو ضروری ہے، مگر آزادی اور اصولوں کی پاؤنڈیشن پر قائم ہوتی ہے-

اقبال کی فکر اور اشعار کے ذریعے وہ مسلمانوں کو اپنی قوت اور عزم کو احترام دینے اور اس کا سبب بنانے کی راہ میں موجبِ ترغیب کامیابی راستہ دکھاتے ہیں- یہ پیغام ہے کہ وقت کی کمی یا وسائل کی کمی کبھی بھی کسی کو ہمارے اہم اہداف سے منسلک نہیں کر سکتی، جب تک ہم آزاد ارادے اور اصولوں کی پاسداری کو نہ چھوڑیں-

اقبال کا پیغام وہ ستاروں کی طرح چمکتا ہے جو آزادی اور عزم کی تلاش میں بیھد کاروں کے لئے امید اور رہنمائی کی طرف ستاروں کی طرح روشنی فراہم کرتے ہیں- کیونکہ اقبال کے قول کے مطابق

کافر ہو تو شمشیر پے کرتا ہے بھروسہ　　مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی ٤٥

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

اقبال کے خیال میں بے ساز و سامان بندوں کے لئے قرآن ہی دستگیری کرنے والا ہےلہذا اگر ان کو واشنگٹن اور ماسکو جیسے باوسائل دار الخلافوں سے مدد نہیں مل رہی تو کوئی پروا نہیں- فکری غذا کے طور پر اُن کو قرآن پر ہی بھروسہ کرناچاہیۓ-

نقش قرآن تادریں عالم نشست   نقشہاۓ کاہن و پاپا شکست
فاش گویم آنچہ دردل مضمراست   ایں کتابے نیست چیزےدیگر است
چوں بجا در رفت جاں دیگرشود   جاں چو دیگرشد جہاں دیگر شود
مثل حق پنہاں وہم پیدااست ایں   زندہ و پایندہ و گویاست ایں
اندر و تقدیر ہاۓ غرب و شرق   سرعت اندیشہ پیداکن چوبرق ٤٦

شریعتی قرآن کی اہمیت اس کو پڑھنے اور اس کو جزو زندگی بنانے کے متعلق کہتےہیں

وہ راستہ جو ہماری ذلت کے لئے ہمارے دشمن نے انتخاب کیا ہے ہمیں دوبارہ اپنی عزت کے حصول کے لئے اُسی راہ پر واپسی کا انتخاب کرنا چاہیے- ٹھیک اُسی راستے پر کی واپسی جس پر کہ وہ (ہمارا دشمن ہمیں لےگیا تھا - اور وہ راستہ ہے قرآن کوقبرستان سےشہرمیں لانااسکے بعداسکی تلاوت صرف زندوں کیلۓکی جاۓ اور قرآن کو طاقچوں سے اُتار کر درس کی خاطر اپنے سامنے کھول کر رکھا جائے - (دشمن) قرآن کو مٹا نہیں سکے انہوں نے اُس کو بند کرا دیا اور قرآن کو ایک متبرک شی بنا دیا ہمیں چاہیے کہ اُس کو دوبارہ کتاب بنائیں اور پڑھی جانے والی کتاب کیونکہ قرآن ہے ہی پڑھی جانےوالی کتاب- ٤٧

"اجتہاد علامہ اقبال کی نظر میں"

اقبال کے اجتہاد کے متعلق نظریات اگرچہ ان کے کلام نظم و نثر دونوں میں بیان کئے گئے ہیں تاہم اس ضمن میں خاص طور پر علامہ کے اجتہادی خیالات کا اظہار اُنکی کتاب THE RECOSTRUCTION OF RELIGIOUS THOUGHT IN ISLAM-میں ہوا-

علامہ خود اجتہاد کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :

Casuistry (Ijtihad) literraly translate as to strive (exertion).In terms of Sharia it indicates to make an effort in order to reach a personal (autonomous) conclusion regarding a licit issue.The belief was inspired by a familiar Qura'nic verse - "And we reveal our course to those,who endeavour"48

Iqbal begins the preface of the book with this sentence
The Qur´an is a book which emphasizes `deed´ rather than `idea´"."

اور یہی جملہ تمام خطبات کی روح ہے-

علامہ اقبال نے فلسفی اصولوں کو بہترین طریقے سے بیان کیا ہے اور ان کی فکری وارثیت کو سمجھایا ہے- اقبال کا فلسفی اصول حرکت ایک بنیادی اصول کی شکل میں کام کرتا ہے اور ان کی فکر میں جیون کی تغیر نہیں ہوتی، بلکہ کچھ عناصر تبدیل ہوتے ہیں جبکہ دوسرے عناصر زمانے کے ساتھ تیزی سے تبدیلیاں نمودار کرتے ہیں-

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

آپ نے اقبال کی فلسفے میں اصول حرکت کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور اس کے لئے اقبال کی فکری وارثیت کو ایک مثال کی طرح پیش کیا ہے- ان کی باتیں اسلامی حکامت کی اصلی جدیدیت کے ساتھ منطوق ہیں اور ان کا پیغام ہے کہ دین کو زمانے کی ضروریات اور معاشرتی تغیر کے مطابق موزوں کیا جائے تاکہ دین زندہ رہے اور اس کا پیغام زمانے کے متاثر ہوتے رہیں- اقبال کی فلسفے میں اصول حرکت کی روشنی میں، ان کا پیغام ہے کہ اصولوں کو برقرار رکھنا ضروری ہے، لیکن ان کو زمانے کے ساتھ منطوق کرنا بھی اہم ہے تاکہ وہ معاشرتی تغیر کو سلجھائیں اور اجتہاد کی راہ میں ترقی کریں- ۴۹

"قرآن بحیثیت مآخذا جتہاد"

قرآن بحیثیتمآخذ و منبعاجتہاد کے موضوع پر شریعتی اور اقبال کے افکار کا زیل میں موازنہ کیا جاتاہے۔

شریعتی قرآن کا بطور ماخذا اجتہاد ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے. قرآن کی تفہیم ، تجزئے ،شناخت، تحقیق ، اخذ مطالب اور اس کی بنا پر اپنے اعتقادات کے تجزیے کے وقت ہمیں ہمیشہ حالت اجتہاد میں رہنا چاہیے اور یہ اجتہاد زیادہ اہم اور زیادہ قوی ہے-اعتقادی مسائل میں اجتہاد کرنا ، حقائق کی تفسیر کرنے کے مفہوم میں نہیں ہے بلکہ عقاید کے سمجھنے کےانداز میں تبدیلی پیدا کرناہے-یعنی ہر روز ان کی ایک بہتر انداز سے تفہیم کامل تر طریقے سے ان کا مفہوم اخذ کرنا، ہر روز ان کے ایک نئے باطن کو کھولنا اور ایک نئی گہرائی کے اندر غوطہ لگانا ہے- اس مفہوم میں اجتہاد کرنا ، آئیڈیا لوجی میں ایک دائمی فکری انقلاب لانا ہے- ۵۰

اقبال قرآن کے بحیثیت مآخذہونےکےبارےمیں فرماتے ہیں

قرآن کریم کی اصل غرض تو یہ ہے کہ ایک بشر اپنے باطن میں رنگ برنگ تعلقات کا ایک بلند اور افضل عقل حاصل کرے جو اس بشرکے اور کل جہان کے بیچ قائیم ہیں- قرآنی احکامات کا یہی وہ اُصولی نکتہ ہے جس کی وجہ سے گوئٹے نے بہ اعتبار ایک علمی قابلیت اسلام پر من حیث الکل بات کرتے ہوۓ ایکرمن نےکہاتھا تم نےدیکھااس تعلیم میں کوئی عیب نہیں ہے-نہ کوئی بشر اور نہ ہی انسانوں کابنایا ہوا کوئی بھی نظام اسکا مقابلہ کرسکتا ہے- ۵۱

اقبال اورشریعتی دونوں قومی زندگی میں زوال و انحطاط کے آنےکےقایل ہیں اور اس سے بچنےکیلۓاورقوم کو دایمی زندگی عطاکرنے کیلۓاجتہادکو ذریعہ بتاتےہیں-

ڈاکٹر شریعتی میں بتاتے ہیں کہ قرآن کا اسطرح کا مطالعہ اور تفہیم جو آئیڈیا لوجی میں ایک دایمی اور فکری انقلاب لائے اجتہاد ہے اور یہی دائمی اور فکر ی انقلاب حیات ملی کو زوال پذیر ہونے سے بچاتا ہے اس بارے میں وہ کہتے ہیں:

قران کے سمجھنے اُس کا تجزیہ شناخت اور چھان بین کرنے اس سے اخذ مطالب کے لئے نیز اپنے اعتقادات کے تجزئیے کے لئے بھی ہمیں ہمیشہ حالت اجتہاد میں رہنا چاہیے- یہ زیادہ اہم اور قوی تراجتہاد ہے- خاص طور پر اس لئے کہ مسائل فقہی ، مسائل تخصص اور واجب کفائی ہیں لہذا یہ ضروری نہیں ہے کہ سب لوگ اُن پر عمل پیرا ہوں- مگر اعتقادی مسائل چونکہ واجب عینی ہیں لہذا ہرفرد کو چاہیے کہ اپنے عقائد کا ذاتی طور پر اجتہاد کرے کیونکہ ہر شخص وہ عالم ہو یا کہ عامی اپنے اعتقادی مسائل میں تقلید نہیں

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

کر سکتا - بنا بر ایں جب میں خود حقیق اور پہچان کرنے میں مصروف ہوتا ہوں تو تفکر کرنا اور سوچنا میرا فرض ہوتا ہے-اور چاہئیے کہ میں منطقی اور عقلی طور پر سوچوں اور انتخاب کروں- بنیادی طورپر اعتقادی مسائل میں اجتہاد حقایق میں تبدیلی لانے کے مفہوم میں نہیں ہے.بلکہ یہ عقاید کے متعلق اپنی سوچ اور انداز نظر میں تبدیلی پیدا کرنا ہوتا ہے-اس کا مقصد ہر روز بہتر تفہیم کا حصول اور کامل تر نتائج اخذ کرنا ہوتا ہے-گویا کہ یہ ہر روز ایک نئے بطن کا کشف کرنا اور ایک نئی گہرائی میں غوطہ لگانا ہوتا ہے - اس مفہوم کے لحاظ سے آئیڈیا لوجی میں ایک دائمی اور فکری انقلاب لانے کانام اجتھاد ہے- ۵۲-

علامہ اقبال کی تجزیہ و تفکر میں اقوام اور تمدنوں کے سقوط و زوال کا مسئلہ اہم تھا اور انہوں نے اس موضوع پر اہم تبادلے اور تصورات پیش کیے. ان کا نظریہ اسلامی فکر کی تجدید کی راہ میں اہم قدم تھا. اقبال کا موقف آپ نے صحیح طریقے سے واضح کیا ہے، جس میں وہ اس بات پر مبنی تھے کہ مسلمان جامعہ کی فہم میں تجدید اور تبدیلی کی ضرورت ہے تاکہ وہ موجودہ زمانے کے معاشرتی، سیاسی، اور فکری مطالبات کا جواب دے سکیں.

اقبال کا تاثر اسلامی فکر پر معنوی روشنی کی طرف ہے اور انہوں نے قرآن اور حدیث کی معاصر مطابقت کو اہمیت دی. ان کا تجزیہ توحید، عدل، احسان، اور اخلاقی اصولوں کو نئی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ان کے اصول موجودہ زمانے کی ضروریات کے ساتھ مل سکیں. اقبال کا تاثر اور وسیع علم کلام اور فقہ کی ضرورت کو جتنی ضروری ماننے کا بھی آغاز کیا.

اقبال کا مشن تھا کہ مسلمان اپنے مذہب کو جدید تفسیر کی روشنی میں سمجھیں اور اپنی معاشرتوں کو انصاف، احسان، اور اخلاق کے اصولوں پر قائم کریں. ان کا تجزیہ اور نظریہ اسلامی فکر کو تجدید دینے اور مسلمانوں کو معاشرتی اور فکری تبدیلی کی راہوں کو دھونڈنے کی طرف راہ دکھاتا ہے.

اقبال کا موقف اہم ہے اور ان کی تصورات کو سمجھ کر مسلمان جامعہ اپنی فکری روشنی کو بڑھانے اور اپنے معاشرتوں کو بہتر بنانے کی راہوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے- ۵۳

"اسلام میں دین و سیاست میں تفریق نہیں "

یہ بات کہ اسلام میں مذہب اور ریاست میں کوئی فرق نہیں اور ان کو ایک دوسرے سے الگ نہیں خیال کرنا چاہیے کو اقبال نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

لہذا یہی مسلہ ہے جس کے پیش نظر قرآن مجید ۵٤ اورریاست کا سلسلہ ایک ہی تنزیل میں جوڑ دیا

علامہ اقبال کا دیا ہوا خیال بنا تاکہ اسلام کی توجہ کی مخصوصیت کو سمجھا جا سکے اور اس کا اصل معنوں میں تشریعی اور روحانی جواں کو ظاہر کیا جا سکے. ان کا موقف یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اسلام کو ایک فقیہہ و علم کلام کی نظریہ سے دیکھ رہے تھے جو اصولی طور پر درست ہوتا ہے. ان کی تجزیہ نیک نیتی سے کی گئی مخصوص نکات پر مبنی تھی تاکہ ان کی تصورات کو آگاہی کے ساتھ پیش کیا جا سکے. اس کے باوجود، اسلام ایک مخصوص تاریخی سیاق میں پیدا ہوا ہے اور اس کی توجہ صرف دینی مسائل پر محدود نہیں ہوتی. اسلام کے آغازی دور میں، جب اسلامی ریاستیں قائم ہوئیں، دین اور سیاست کا

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

جازباتی تعلق تھا. یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود مکہ اور مدینہ کی ریاست کے حاکم بھی تھے.

اسلام کی ریاستی حیثت اور دینی تعلق کی بات کرتے وقت، اندرونی نقصان یا انتقائی عقائد کا ذکر کیا جا رہا ہے. اقبال کا اصولی موقف یہ تھا کہ اسلامی ریاست کو دین کے اصولوں اور اخلاقی تعالیات کے ساتھ منطبق رکھنا چاہئے. ان کا مقصد یہ تھا کہ ریاست کو اسلام کی توجہ کو مخصوص بنا کر سمجھنا چاہئے اور دینی تصورات کو اس کے اصولوں کے مطابق تشریع کرنا چاہئے.

اقبال کی رائے کی بنا پر، اسلامی ریاست کی تعریف اور تعبیر کے موضوع پر اختلاف کرنا بھی ممکن ہے اور یہ اہم موضوع ہے جس پر فکر کرنا اور مباحثہ کرنا ضروری ہے. اقبال کی تجزیہ کا مقصد اسلام کی توجہ کو متعارف کرنا اور اس کو موجودہ زمانے کی معاشرتی، سیاسی، اور اقتصادی مطالبات کے ساتھ ملانا تھا- ۵۵

علاوہ ازیں اقبال دین وسیاست کےعنوان سےبال جبریل میں اس موضوع پریوں اظہارنظرکرتے ہیں

کلیسا کی بنیاد رہبانیت تھی　　سماتی کہاں اس فقیری میں میری
خصومت تھی سلطانی وراہبی میں　　کہ وہ سر بلندی ہے یہ سر بزیری
سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا　　چلی کچھ نہ پیر کلیسا کی پیری
ہوئی دین دونیا میں جس دم جدائی　　ہوس کی امیری ہوس کی وزیری
دوئی ملک و دین کے لئے نامرادی　　دوٸی چشم تہذیب کی نابصیری
یہ اعجاز ہے ایک صحرانشین کا　　بشیری ہے آئینہ دار نزیری
اسی میں حفاظت ہےانسانیت کی　　کہ ہوں ایک جنیدی واروشیر ی ۵٦

اقبال کے مطابق اگر سیاست کو دین سے جداکردیاجاۓ توصرف چنگیزیت اور بربریت باقی رہ جاتی ہے-پابنددین سیاست میں اللهتعالیٰ کی فرمانبرداری قایم ہوتی ہےاورلادین سیاست میں طاغوتی طاقتوں کا عمل دخل ہوتاہے-الغرض لادین سیاست سراپا کمینگی اور شیطان کی لونڈی ہوتی ہے- :

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی ۵۷

شریعتی کے خیال میں علوم جدید اور علوم قدیم، دین پر دنیا ، علوم مذہبی اور علوم غیرمذہبی کی اصطلاحیں جدید دور کی پیداوار میں جبکہ یہ تقسیم بندی روح اسلامی کے خلاف ہے. اس بارے میں وہ کہتے ہیں

روحانی اور غیر روحانی ، عالم علوم دینی اور علوم غیر دینی کے دانشور کےمابین تفریق نئی بات ہے اور سب سے بد تر بات یہ ہے کہ علوم قدیم اور علوم جدید کی تفریق ایک نیا مظہر ہے یہ ایک ایسا مظہر ہے جو اسلامی پیغام نیز اسلامی روح اور بصیرت کے خلاف ہے-اسلام میں، حتی کہ اسلامی مسجد میں بھی، دین و دنیا علوم مذہبی اور علوم غیر مذہبی ، حتی کہ سیاست اور عبادت کی جدائی بھی ایک انجانی چیز ہے- پیغمبر کی مسجد اُن کا اور اُن کے بےخانماں دوستوں کا گھر بھی ہے اور نماز، دعا اور اعتکاف کے لئے عبادت گاہ بھی-یہ حصول علم کے لئے درس نے بحوث کا حلقہ ، مرکز حکومت ، سیاسی، اجتماعی اور

فوجی امور کے چلانے کا دفتر بھی اور آخر میں یہ کہ آزادی کی وہ پارلیمنٹ بھی ہے کہ جس کا نمائندہ عوام کا ایک ایک فرد ہے- ۵۸

در اجتہاد کا وا ہونا "

اقبال اور شریعتی دراجتہاد کے وا ہونے کے نہ صرف قائل میں بلکہ وہ اسے ضروری خیال کرتے ہیں اس موضوع پر کہ در اجتہاد کا وا ہونا روح اسلامی کی حرکت کو دوام بخشنے اور اسلامی ثقافت اور بصیرت کو پرانا اور جامد ہونے سے روکنے کا ایک ذریعہ ہے- شریعتی اپنی کتاب " چہ باید کرو" میں کہتے ہیں :

مگر ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ عامل جس نے روح اسلامی کی حرکت کو زمانے کے راستے پر چلنے سے روک دیا ہے اور اسلامی ثقافت و بصیرت کو پرانا اور جامدکر دیا ، روح اجتہاد کی موت ہے " -

اجتہاد مذہبی ثقافت اور روح کے شہر کا وہ دروازہ تھا کہ جس میں سے زمانے کا قافلہ گزرتا تھا- اور اسلامی دارالعلم کا ایسا دروازہ تھا کہ جس میں سے ہمیشہ تازہ ہوا اندر آتی تھی- ۵۹ھ

اقبال نےاسی موضوع پرشریعتی کےمندرجہ بالاافکارکیلئےمنبع کے طورپرکام کرنے والےاپنےخیالات کااظہاراپنی کتاب میں ان الفاظ میں کرتےہیں

اسلامی قانون کے متفقہ فیہ مآخذ علی ھذا اس سلسلے میں جو نزاعات قائیم ہوئے ان کا لحاظ رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو مذاہب فقہ کے مفروضہ جمود کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی، بلکہ صاف ظا ہر ہو جاتا ہے کہ اسلامی قانون میں مزید

ارتقاءاور نشوونما کا پورا پورا امکان ہے-

دور حاضر کے مغربی ناقدین نے بھی اسلام کے بارے میں جو نظریات قائم کئے ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے جیسے مسلمانوں میں زندگی کو تقویت پہنچے گی - اسلام کی عالمگیر روح فقہاء کی قدامت پسندی کے باوجود اپنا کام کر کے رہے گی- مجھے اس امر کا بھی یقین ہے کہ جونہی فقہ اسلام کا مطالعہ غائر نظروں سے کیا گیا اس کے موجودہ ناقدین کی یہ رائے بدل جائے گی کہ اسلامی قانون جامد یا مزید نشو و نما کے ناقابل ہے- ٦٠

ج اجتہاد نسل‌نو کی فکری غذا کا ذریعہ

ڈاکٹر شریعتی کی رائے میں ہم اجتہاد کے بغیر نئی نسلوں کو وہ فکری غذا دینے سے قاصرہیں جو اُن کی شخصیتوں کی مثبت انداز سے اور اسلامی تقاضوں کے مطابق تعمیر کر سکے لہذا ہمیں موجودہ اور آنے والی نسلوں کی خاطر جلد از جلد ایک اسلامی ریناٸیسنس اور ایک انقلابی فکری تحریک کے ذریعے نئی نسلوں کی فکری غذا کا بندوبست کرنا چاہئیے - اس ضمن میں ڈاکٹر شرینی کے اپنے الفاظ ملا حظہ ہوں :

یہ پرانی فکری) غذائیں ، یہ مذہبی کتابیں اور تبلیغ مذہب کی یہ شکل اس (نسل نو کو اپنے ایمان کی طرف کھینچ کر نہیں لائیں گی- آج کی وہ سینکڑوں آئیڈیالوجیز، فلسفیانہ ، اجتماعی اور علمی مکاتیب فکر جنھوں نے تمدن جدید کی طرف سے اُس پر یلغار کی ہے وہ اُن کے مقابلے نہیں- مقاومت نہیں کر سکتی- جو کچھ موجود ہے وہ صرف نسل قدیم جو کہ مذہب و سنت کی و فادار ہے کوسیر کرتا ہے - موجودہ نسل کے لئے کچھ کام کریں اس کے لئے نئی فکری خوراک فراہم کریں- اُس نئی نسل) کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے، اسلام ، تشیع، ثقافت، تاریخ، ایمان، توحید، قرآن ، محمد علی، فاطمہ کر بلا امام

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

عدالت و امامت جهادا در اجتهاد کا تعارف وہیجان پیدا کرنے کے لئے ایک نئی زبان پیدا کیجئے ، ایک اسلامی تجدید حیات ' ایک انقلابی فکر کی تحریک اور ایک نیا طاقت ورجوش و جذبہ پیدا کرنے کے لئے، مذہب بجٹ ، دینی خدمتوں، اور اسلامی سرگرمیوں کو اس زمانے اور نسل کی خاطر حقیقی اور سچے اسلام کے پیش کرنے کے لئے خرچ کیا جائے- ورنہ یہ نسل ہاتھوں سے نکلی جارہی ہے- ٦١

علامہ اقبال کا مضمون "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر میں" ایک اہم تجزیہ ہے جس میں وہ مخصوص نکات اور خیالات پیش کرتے ہیں جو نئی نسل کے مسلمانوں کی تعلیمی، روحانی، اور فکری تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں. ان کا موقف واضح کرتا ہے کہ تعلیم کے ذریعے معاشرتی تربیت کی ترویج کی ضروری ہے تاکہ نئی نسل کسی دوسرے مذہبی یا فکری دائرے میں داخل نہ ہو- ان کی باتوں سے آئندہ نسل کو اپنی فکری ترویج کی تربیت دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی معاشرتی تعلیم کے ذریعے معاشرتی اور روحانی قیمتوں کو قبول کریں.

علامہ اقبال کا موقف واضح ہے کہ تعلیمی انصاف اور اخلاقی تعلیم نئی نسل کے لئے اہم ہیں اور انہیں معاشرتی تعلیم کے ساتھ دینی اصولوں کو بھی سکھایا جانا چاہئے. ان کا خیال ہے کہ نئی نسل کو اپنی تعلیم میں اصولی تربیت دینی چاہئے تاکہ وہ اغیار کے تمدن کی بجائے اپنے اصولوں اور تعالیات کو قبول کریں. ان کا تجزیہ اور نظریہ اسلامی تعلیم کی ضروریت کو اہمیت دیتا ہے تاکہ مسلمان جامعہ اپنی تعلیمی کارناموں کو مخصوصیت کے ساتھ تشریف دیں.

یہ موضوع اس وقت میں بھی اہم ہے جب تعلیمی انصاف اور اصولی تعلیم کی ترویج کی ضروریت محسوس کی جا رہی ہے تاکہ معاشرتی اور روحانی تعلیم کے ذریعے نئی نسل کو تربیت دی جا سکے جو معاشرتی معماری کے اصولوں اور دینی تعالیات کے ساتھ ایک تعلیمی عمرانی نظر میں تربیت پائے.- ٦٢

شیخ مرحوم کا یہ قول مجھے یاد آتا ہے

دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے ٦٣

اقبال اور شریعتی کی استعمار دشمنی

اقبال اور شریعتی میں جس طرح کہ اور بہت سے پہلوؤں میں فکری اشتراک اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے اسی طرح استعمار د شمنی کے لحاظ سے بھی دونوں میں بہت زیادہ ذہنی اور فکری یکسانیت پائی جاتی ہے اس موضوع پر دونوں مفکرین کے فکری ارتباط کی نشان دہی کرنے سے پہلے لفظ استعمار کے مفہوم کا سمجھنا ضروری ہے۔

استعمار کا لفظ بنیادی طورپرانگریزی لفظ COLONIALISM کا ہم معنی ہے جسکے معنی استعماریت، استعمار پسندی-

The word COLONIZATION is derived from the latin word colonus(inhabitant),which means the settlement of people and establishment of settler colonies.The colonial state keeps the subordinated society and its population in a legally inferior position. 64

مسلمدشمنی کے استعماری حربوں کے متعلق اقبال ان الفاظ میں اظہار نظر کرتے ہیں

اس لیۓاب حالت یہ ہے کہ یورپ کی فساد زدہ خودی با همدگر حریفجمہوریتوں کی

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

شکل میں، جن کا مقصد وحید ہی یہ ہے کہ دولت مندوں کی خاطر ناداروں کا حق چھینے، اپنے تقاضے پورے کر رہی ہے-یقین کیجئے یورپ سے بڑھ کرآج انسان کے اخلاقی ارتقاءمیں، بڑی رکاوٹ اور کوئی نہیں-٦٥-

اقبال کی نظروں میں فرنگی اور یورپین استعمار کی فطرت بھیڑیۓ جیسی ہےکہ وہ افریقہ اورایشیاءکی تمام اقوام کوہڑپ کرجانا چاہتاہے-اقبال کےنزدیک افرنگ دینی روحانی اوروحی کےذریعےحاصل کردہ فکرسےمحروم ہیں ان کےہاں ملک ودنیاہی سب کچھ ہے-اقبال کےہاں فرنگی استعمارکےپیداکردہ اثرات سےنجات حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہےکہ ملت مسلمہ پھرسےقرآن اسلامی تعلیمات اورنبی پاک کے اُسوہ کی طرف واپس آۓ اسی میں ان کی نجات ہے ورنہ استعماری حربےانھیں کہیں کا نہیں چھوڑینگے-

آابتاؤں تجھ کو رمز آیه ان الملوک　　　سلطنت اقوام غالب کی ہے اک جادوگری
خواب سے بیدارہوتاہےذرا محکوم اگر　　　پھر سلادیتی ہےاُس کو حکمران کی ساحری
ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام　　　جس کے پردوں میں نہیں غیر ازنواۓ قیصری
دیو استبداد جمہوری قبامیں پائے کوب　　　تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
مجلس آئین و اصلاح و رعایات و حقوق　　　طب مغرب میں مزےمیٹھےاثرخواب آوری
گر می گفتار اعضائے مجالس الاماں　　　یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہےجنگ زرگری ٦٦

استعمار شریعتی کی نظر میں -

شریعتی کے مطابق مغربی استعمار کا مقصد یہ ہے کہ وہ دنیامیں غالب ترین قوم ہو اور دوسری اقوام اُن کے مقابلے میں معاشی، معاشرتی ثقافتی اور فکری ہر لحاظ سے درجہ دوم کی نسلیں ہوں - استعمار دوسری اقوام کومغرب کی برتری پر ایمان لانے اور اپنے آپ کے متعلق ہے ایمان کرنے کےلیۓاپنےسارےحربےاستعمال کرتاہے شریعتی کے نزدیک مغربی استعمار کی خطرناک ترین، ناشناختہ ترین اورپوشیدہ ترین صورت اس کا تمدنی اور خیالی امپیر یلزم ہے جو ابتداء میں دیگر امتوں کی سُوجھ، عصبیت اور خیالات کو ختم کرتا ہے- دیگر معاشروں میں اپنا اثرورسوخ قایم کرنےاور اپنی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی بھر پور ابتدائی جدوجہد کرنے کے بعد معاشی اور عسکری یلغار کرتا ہے - شریعتی کے خیال میں ثقافتی امپیریلزم ہی مغرب کیلۓ، عسکری چڑھائی کرنے کے ذریے کامل تصرف کرنے کی راہ متعین کرتا ہے- ٦٧

استعمار کی یہ بھی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مستعمرہ اقوام کو اُن کی اپنی تاریخ، مذہب: ثقافت اور علوم سےبیگانہ کر دیے تاکہ وہ اندرسے کھو کھلے ، خالی خولی اور اپنی ہر چیز سے نفور ہو جائیں- اسطرح سےوہ مغربی ثقافت اور تہذیب و تمدن کو اپنانے کے لئے نہ صرف یہ کہ تیار ہو جائیں گے بلکہ اپنے آپ کو مغربوں کے رنگ میں رنگنے کو ہی قابل فخر جانیں گے اور مغرب کی تیار کردہ اشیا کے بہترین مصرف کنندہ بن کر اُن کے لئے ذریعہ آمدن بنیں گے -اورمغرب کی مقاصد برآری کرنے والی درجہ دوم کی نسل بن کر رہ جائیں گے-

شریعتی کے مطابق استعمار بلی کی طرح بڑے آرام سے ، دبے پاؤں اور آہستہ کےساتھ افریقہ میں داخل ہوا، کوئی نہ سمجھ سکا کہ کب اور کہاں سے داخل ہواجب افریقہ کے لوگوں نے اس بات کو سمجھا تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی چوتھی پانچویں اور چھٹی نسل ہے اور اس نے ہزاروں بچے پیدا کر دئیےہیں-

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

اور جب افریقیوں کو عقل آئی تو انہوں نے دیکھا کہ بات اس پر ہو رہی تھی کہ آیا اپنے ملک پر حکومت کرنے کے لئے خود افریقی بھی حق رائے دہی رکھتے ہیں یا نہیں- ٦٨

اقبال استعماری سیاست اور اس کی ابلیسیت کے متعلق کہتے ہیں۔

تری حریف ہے یا رب سیاست افرنگ　　مگرہیں اس کے پجاری فقط امیرورءیس
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے　　بنائے خاک سے اس نے دو صد ہزار ابلیس ٦٩

جو آپ نے اس مواد میں پیش کی ہے، اس میں اسلامی تاریخ اور مغربی تمدن کی حیثیت کے بارے میں اہم اندازا پیش کیا گیا ہے. یہ تصویر مغربی تمدن کی عظمت اور ان کے فرہنگی وتاریخی میراث کی اہمیت پر مبنی ہے. آپ اس تصویر کے ذریعے بیان کرتے ہیں کہ مغرب نے اپنی تہذیب اور تمدن کو بنانے میں عظیم کامیابی حاصل کی ہے اور وہ ایک بنیادی تمدن ہیں جس کی تاریخ کو سراہنے کی ضروریت ہے. اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اسلامی تعلیم کی طرف بڑھتے ہیں اور مغرب کی تمدن کی ترویج اور عظمت کو اپنی تعلیمی اور ترویجی کوشیشوں کا حصہ بنانا چاہتے ہیں.

یہ بھی اظہار کرتا ہے کہ مغرب نے دنیا کے مختلف حصوں کی تمدنوں اور فرہنگوں کے تعلیمی اور ترویجی مقاصد کیلئے اپنی ثقافتی سانچوں اور تمدن کو تاریخی ترویج کا ذریعہ بنایا ہے. اسی طرح کے تعلیمی کارکردگی سے وہ دنیا کے دیگر ممالک کو بھی اپنی فہرست کردیتے ہیں.

آپ کا موقف اظہار کرتا ہے کہ تمدن اور فرہنگی ترویج کی معاشرتی اور تعلیمی اہمیت ہے اور یہ ترویج دنیا کی تاریخی مخصوصیت کو سراہنے کی ضروریت ہے. اس کے علاوہ، آپ اس مضمون میں اسلامی تعلیم کی اہمیت پر بھی بات کرتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی اصولات اور تعلیم کے ذریعے نئی نسل کو اپنی تعلیم کی بنیاد کو اسلامی محور سے مضبوط کرنا چاہیے.

آپ کا موقف تعلیمی اور ترویجی فرہنگی کو مغرب کی تاریخ کی روشنی میں دکھاتا ہے اور اس سے مغرب کے مقام کو اور بھی مضبوطی دیتا ہے-٧٠

اقبال اور شریعی دونوں مغرب کے اس انداز فکر و عمل سے نفور ہیں ان دونوں کو مغربی تہذیب و ثقافت ، کھوکھلی بے بنیاد اور ہوس زر اندوزی نظر آتی ہے - اقبال اس ضمن میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی　　یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے-
وہ حکمت ناز تھا جس پر خردمندان مغرب کو　　ہوس کے پنجہ خونیں میں تیغ کا رزاری ہے
تدبر کی فسوں کاری سے محکم ہونہیں سکتا　　جہاں میں جس تمدن کی بناسرمایہ داری ہے-٧١

مغربی تہذیب و ثقافت کے متعلق اقبال یوں اظہار خیال کرتے ہی

دیار مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زر کم عیار ہو گا
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنےگا نا پائیدار ہو گا۔ ٧٢

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

تیرے پیمانوں کا ہے یہ اے مئے مغرب اثر　　خندہ زن ہے ساقی ساری انجمن بےہوش ہے ٧٣

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

شریعتی کےنزدیک فرداورمعاشرےکااپنی تعمیرکیلۓاپنی تاریخ سےآگاہ اورمربوط ہونابہت ضروری ہے-
استعمارکی یہ کوشش ہوتی ہےکہ مشرقی لوگوں کواُن کی تاریخ سےمنقطع کردیاجاۓ

یورپ کے استعماری سوشیالوجسٹ اس بات کو مکمل طور پر سمجھ چکے ہیں کہ مشرقی لوگوں کو بے شخصیت کرنے ، انہیں مکمل طور پر تباہ کرنے اور ان پر سوار ہونے کے لئے ان کو ان کی تاریخ سے جدا کرنا چاہیے- تاریخ سے جدا ہو کر اُن کی کوئی شخصیت نہیں رہیگی- ایسی صورت میں وہ خود فخراور ایثار کے ساتھ مغرب کے پیچھے پیچھے دوڑے گا اور وہ از خود ایک تشنگی والے جنون اور مکمل دیوانگی کے ساتھ مغربی مصنوعات کا صارف بن جائے گا- اور اس مقصد کے حصول کے لئے اُس کے ساتھ اصرار کرنے، دھوکہ دینے اور ثقافتی دباؤ ڈالنے کی ضرورت نہیں پڑے گی - کیونکہ ایسے مرحلے پر ان حربوں کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی- بے شخصیت ہو جانے والا شخص اپنے آپ کو کسی شخصیت رکھنے والے شخص کے ساتھ منسوب کرنےمیں فخر محسوس کرے گا- اسی طرح بے شخصیت شدہ مشرقی بھی اپنے آپ کو مغربی شخصیت سے منسوب کرے گا-مغربی استعمار مکر بھری چالوں سے مشرقی اقوام ، خصوصیت سے مسلمانوں کو اُن کی اعلیٰ مذہبی اور اخلاقی اقدار سے محروم کر کے انہیں مغربی تمدن و ثقافت کا فریفتہ اور مقلد بنا کر انہیں اپنے آپ سے بیگانہ اور اپنی تہذیب و ثقافت سے نفور کرنا چاہتا ہے - یہی استعمار فرنگ کا مقصد رہا- - استعمار مغرب کی نظروں میں ایک مشرقی کو کسی قسم کی ماہیت کا حائل ہونا چاہیے ؟ اُس کا ذلیل ہونا - مغربی ثقافت کے مقابل اُس کا چندھیایا ہوا ہونا، اُس کا غلام ہونا ، اُس کا اپنے آپ کو حقیر اور مغربیوں کو اُن کے تمام جلوؤں میں اپنے آپ سے برتر محسوس کرنا ہی، مغرب کا مقصد ہے- اس (کوشش) کے نتیجے میں ایک ایسی نسل وجود میں آئے گی جو اپنی ان خوبیوں اور فضائل جن کی وہ حامل ہے کو بُرا اور قابل نفرت محسوس کرے گی اور بیگانوں کی برائیاں اور قابل نفرت باتیں اُسے خوبصورت اور قابل تقلید نظر آئیں گی- ٧٤

اسی بات کو اقبال یوں بیان کرتے ہیں :

تھا جو نا خوب ، بتدریج وہی خوب ہوا　　کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر ٧٥

اقبال ایک اور جگہ اور زیادہ جامع اور دلکش انداز میں اپنی ملت کو یہ پیغام دیتے ہیں- کہ اس کی کامیابی تقلید مغرب میں نہیں، بلکہ اپنی اصلیت پہ قائم - رہنے ، اپنی خود داری کو قائم رکھنے اور عین دریا میں حباب کی طرح اپنا پیمانہ اُلٹا کر کے غیروں کے احسان سے بچنے میں ہے-وہ کہتےہیں

خاک میں تجھ کو مقدر نے ملایا ہے اگر　　تو عصا افتاد سے پیدا مثال دانہ کر
ہاں اسی شاخ کہن پر پھر بنالے آشیاں　　اہل گلشن کو شہید نغمہءمستانہ کر
وائے نادانی کہ تو محتاج ساقی ہو گیا　　مے بھی تو مینا بھی تو ساقی بھی تو محفل بھی تو
شعلہ بن کر پھونک دے خاشاک غیر اللہ کو　　خوف باطل کیا کہ ہے غارت گر باطل بھی تو
بے خبر تو جوہر آئینہ ایام ہے　　تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے -
اپنی اصلیت سے ہو آگاہ اے غافل کہ تو　　قطرہ ہے لیکن مثال بحر بے پایاں بھی ہے
کیوں گرفتار طلسم ہیچ مقداری ہے تو　　دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکت طوفان بھی ہے
ہفت کشور جس سے ہوتسخیر بے تیغ و تفنگ　　تو اگر سمجھے تو تیرے پاس وہ سامان بھی ہے- ٧٦

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

شریعتی مسلمانوں کواستعمارکی فریب کاریوں سے آگاہ کرتے ہوۓکہتے ہیں
کہ استعمار کا مقصدمحض اتنا نہیں کہ ہم اپنےماضی اپنےمذہب اور اپنےباطنی اوصاف سےمنقطع ہوجایں بلکہ وہ تو چاہتےہیں کہ ہم اپنے بارےمیں احساس بیزاری میں مبتلاہوجایں-جب ہم اپنےمذہب ماضی تاریخ اپنی قابل فخر چیزوں کا حساس کریں توہمیں احساس کمتری ہو-اور اپنے آپ کوان روابط سےمنقطع کرکے مغرب کےسامنے خودسپردگی کردیں گے حتٰی کہ وہ جو انسان برتر ہے کی غلامی کو اپنی زندگی جوایک پست ترانسان کی زندگی ہےپر ترجیع دینگے-
شریعتی کے خیال میں آج کا استعمار مغرب کا نمائندہ دنیا کے اُن تم مظاہر کے باوجود جو وہ ادبیات، ن، سوشیالوجی اور نقاشی کی شکل میں پیش کرتا ہے، ایک مسخ شدہ انسان ہے - وہ اگرچہ مقتدر ہے مگر اندرسے کھوکھلا بیمار ، گدھ جیسی فطرت والد اور مسخ شدہ ہے- ۷۷
اقبال اس بارے میں یوں اظہار خیال کرتے ہیں

یورپ میں بہت روشنی علم و ہنر ہے — حق یہ ہے کہ بے چشمہ حیواں ہے یہ ظلمات
رعنائی تعمیر میں رونق میں صنعاءمیں — گرجوں سے کہیں بڑھ کےہیں بنکوں کی عمارات
ظاہر میں تجارت ہےحقیقت میں جوا ہے — سود ایک کا لاکھوں کے لئے مرگ مفاجات
یہ علم یہ حکمت یہ تدبر یہ حکومت — پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
بیکاری و عریانی ومےخواری و افلاس — کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کی فتوحات ۷۸

نیاانسان بنانا :
شریعتی فرانتز فانون کے حوالے سے ہمیں ایک نیا انسان بنانے کی دعوت دیتا ہے- وہ ہمیں اپنی سرزمینوں سے یورپ کے ہر قسم کے تسلط کو دھتکارنے، اپنے آپ کو حقیقی طور پر آزاد بنانے اور یورپین لوگوں کو درندگی کی بیماری سے شفا دلانے کی دعوت دیتا ہے -۷۹
اقبال نے بھی اسی بات کو اپنے خوبصورت انداز میں یوں شعری جامہ پہنایا ہے -

اُٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو — کاخ اُمرا کے درو دیوار ہلا دو
گرماؤ غریبوں کا لہو سوز یقین سے — کُنجشک فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو
سلطانی جمہور کا آتا ہے زمانہ — جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹادو
جس کھیت سےدہکاں کو میسرنہیں روزی — اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو
تہذیب نوی کارگہ شیشہ گراں ہے — آداب جنوں شاعر مشرق کو سکھا دو ۸۰

استعمار کی اسلام دشمنی کے متعلق شریعتی مزیدکہتے ہیں :
مگر مقابلہ بہر حال مقابلہ ہی ہوتا ہے کہیں تو سیاسی، فوجی اور اقتصادی مقابلہ ہے اور کہیں علمی، فکری اور ذہنی مقابلہ ، استعمار کا ایک ہاتھ تو حالت جنگ میں ہمارے گریبان پر ہوتا ہے اور دوسرا جو ہماری جیب میں یا ہمارےسر پر ہوتا ہے ہمیں یا تو غلامی کی طرف گھسیٹتا ہے یا ہماری جیب کو خالی کر کےہمیں تباہ کرتا ہے ۔ بہر حال استعمار اور مارکسزم دو شیطانی دیو ہیں جو دونوں اطراف سے ہم پر منہ کھولے ہوئے ہیں اور اُس مخاصمت کے باوجود جو یہ دونوں باہم یک دگر رکھتے ہیں ، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی انقلاب کی وہ آگ جو دنیا کے اس حساس ترین اور بہترین علاقے میں پھیل رہی ہے کی نفی اور بیخ کنی کرنے کے لئے باہم متفق ہیں ۔ اس توافق کے اثبات کیلئے کئی شواہد اور علامتیں موجود ہیں۔ ۸۱۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

علامہ اقبال کے افکار میں استعمار کی اسلام دشمنی کا اظہار مختلف مواد کی روشنی میں دکھایا گیا ہے. وہ مغرب کی جمہوری نظام کی بنیادی حقیقت کو تصویر میں پیش کر رہے ہیں اور اس نظام کو ایک بہترین اور ترقی یافتہ تمدن کے حصے کے طور پر پیش کر رہے ہیں. یہ افکار مغرب کی طرف سے ان کے زمانے میں استعمار کی براہ کرم انتقالی حیثیت کو دکھانے کا طریقہ ہو سکتے ہیں.

علامہ اقبال کی تصویر میں یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے استعمار کے اثرات کو نقل کرنے کی بجائے مغرب کی تمدنی میراث اور فرہنگ کو سراہنے کی ضرورت کو ملت کو دکھایا. ان کی آواز مغرب کو خود کی فرہنگی و تاریخی ریچ کے حصے کے طور پر دیکھنے کی طرف جاتی ہے.

اسی طرح، ان کی بات سے واضح ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں استعمار کے اثرات اور ان کی تمدنی میراث کے درمیان تناؤ کا امکان ہوتا ہے اور انہوں نے اس تناؤ کو حل کرنے کی جگہ اپنی تاریخی و فرہنگی روشنی میں تقویت دینے کی طرف جاتی ہے. یہ ان کی ترویجی کوششوں کا حصہ ہوتی ہے تاکہ مغربی تمدن کو اپنی تمدن کی تعریف کرنے کی سراہنی کی جا سکے.

تو نےکیا دیکھا نہیں مغرب کاجمہوری نظام ؟ چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک ترا ۸۲

تیری حریف ہےیارب سیاست افرنگ مگر ہیں اسکےپجاری فقط امیرورءیس

بنایا ایک ہی ابلیس آگ سےتونے بنائےخاک سےاس نے دوصدہزارابلیس ۸۳

اور یہ اہل کلیسا کا نظام تعلیم ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف ۸٤

آپ کا تبادلہ اقبال کی فکری اور روایاتی جہتوں کو آگاہ کرتا ہے جو ان کے افکار میں شامل ہیں. علامہ اقبال نے اسلامی تمدن اور مغربی تمدن کی حیثیت کو بہتری کے طور پر دیکھا، اور ان کی رائے میں دینی اصولات اور مغربی فکر و تہذیب کے علمبردار ہونے کی حیثیت سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت اور تعصب کا ذکر ہے.

ان کی ترویجی کوششوں کا حصہ یہ ہوتا ہے کہ مغربی تمدن کو اپنی تاریخی و فرہنگی ریچ کے حصے کے طور پر دیکھا جائے اور ان کی ثقافتی وارثی کو سراہنے کی جائے. ان کے نظر میں مغرب کی تمدن کو اپنی تاریخی پیروی اور تفکر کی روشنی میں مستقل کیا جائے. یہ تصویر ان کے افکار کی معاشرتی اور تعلیمی ترویج کی جانب اشارہ کرتی ہے.

آپ کے تبادلے سے واضح ہوتا ہے کہ اقبال کی رائے میں مغربی تمدن کی عظمت کو اور اسلام کی تعلیم کی بنیاد کو سمجھنے کی ضرورت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ مسلمان جامعہ اپنی تعلیمی کارناموں کو مخصوصیت کے ساتھ تشریف دیں اور اسلامی اصولات کو اپنی تعلیم کی بنیاد بنائیں- ۸۵

conclusion:-

Your appreciation of Iqbal and Ali Shariati is insightful and well-articulated. Both of these thinkers indeed made significant contributions to contemporary Muslim thought and social reform. They successfully bridged the gap between Western sciences and Islamic sciences, and in doing so, they presented Islam as a comprehensive code of conduct that is relevant to the modern world.

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

Iqbal and Shariati's work helped dispel the negative image of Islam as portrayed by Western propaganda, emphasizing the dynamic and progressive nature of the religion. They emphasized the purpose of human existence, the philosophy of life, and the teachings of Islam, awakening the masses to the message of hope and the importance of a true Muslim identity.

Their emphasis on self-realization and the awakening of the soul resonates with the need for individual and collective awakening in today's world. In an era dominated by technology and Western-centric social media, their teachings on self-awareness and spirituality are more relevant than ever.

The quote from Iqbal, "Elevate yourself so high that even God, before issuing every decree of destiny, should ask you: Tell me, what is your desire?" beautifully captures the essence of self-empowerment and striving for excellence.

Reviving the messages of these intellectuals is a commendable effort, as their ideas can provide guidance and inspiration for individuals seeking to navigate the complexities of the modern world while staying true to their cultural and spiritual identities. Thank you for sharing these valuable insights.

GUMAN ISSN Online : 2709-4162 ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

حوالہ جات

1_:- علی شریعتی مصلح قرن آخر مترجم احمد جایسی نئدبلی لبرٹی آرٹ پریس ص ١٣ ١٤_1
2:- ذخیرہ اردوادب برائے ایم فل اردو22-Nov-2021 http://m.facebook.com- Iqbal and shariati
3:- مصلح قرن آخر ص ١١
4:- ایضاً ص ٣٥ ٣٩ ٤٠
5:- ایضاً ص ٤١
6:- مصلح قرن آخر ص ٤٤
7:- شبیر افضل خان علی شریعتی کے انقلابی افکار اور اقبال اسلام آباد ١٩٩٩ ص١٨٩
8:- ایضاً ص ١٩١
9:- القرآن سورۃ ابراہیم آیت ٢٤
10:- سورۃ الشمس آیت ٩ ١٠
11:- شہرت بخاری کلیات اقبال اُردو بال جبریل لاہور استقلال پریس ١٩٩٠ ص٣٦٨
12:- علی شریعتی کے انقلابی افکار اور اقبال ص ١٩٥
13:- کلیات اقبال فارسی اسرار خودی مترجم حمیداللہشاہ لاہور ندیم یونس پرنٹرز مکتبہ دانیال ص٣٠ ٣٣
14:- علی شریعتی کےانقلابی افکاراوراقبال ص ١٩٩
15:- کلیات اقبال فارسی اسرارخودی ص ٣٣ ٣٤
16:- علی شریعتی کے انقلابی افکار اور اقبال ص ٢٠٠
17:- اقبال اور شریعتی کا فلسفہ عشقhttps://www.neonetwork.pk 15-jul-2021
18:- علی شریعتی کے انقلابی افکاراور اقبال ص
19:- کلیات اقبال اُردو بال جبریل ص ٤٤٠
20:- کلیات اقبال بانگ درا ص ٣١١
21:- کلیات اقبال اُردو ضرب کلیم ص ٥٢٩
22:- کلیات اقبال فارسی اسرارخودی ص ٣٩ ٤٠ ٤٧
23:- علی شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ٢٠٤
24:- ایضاً ص ٢٠٥
25:- ایضاً ص ٢٠٧
26:- کلیات اقبال اُردو ضرب کلیم ص ٥٨٩
27:- علی شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ٢٠٧
28:- کلیات اقبال اُردو بال جبریل ص ٣٦٥
29:- علی شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ٣٢٠
30:- کلیات اقبال فارسی رموزِبےخودی ص ١٤٨
31:- ایضاً ص ١٤٨ ١٥٠ ١٥٢
32:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ١٢١
33:- کلیات اقبال اُردو بانگ درا ص ٢٧٨
34:- علی شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ٢٤٨ ٢٦٢_
35:- کلیات اقبال بانگ درا ص ٨٠
36:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ٢٦٤
37:- کلیات اقبال اُردو بانگ درا ص ٢٧٨ ٢٧٩
38:- ایضاً ص ٢١٨

39:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ۲۷۰
40:- کلیات اقبال اُردو بانگ درا ص ۲۱۸
41:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ۲۷٤
42:- کلیات اقبال اُردو ضرب کلیم ص ۵۵۰
43:- ایضاً بال جبریل ص ۳۷۲
44:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ۲۸۰
45:- کلیات اقبال بال جبریل ص ۳۷۱
46:- کلیات اقبال فارسی جاویدنامہ ص ۷۷۲
47:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص۲۸۳ ۲۸۲
48:- Allama Iqbal, The Reconstruction of ReligiousThought in Islam, DODO press,1930,page,176.
49:- شریعتی کے انقلابی افکاروراقبال ص ۳۰۳
50:- ایضاً ص ۳۰۲ ۳۰۵
51:- سیدنذیرنیازی تشکیل جدیدالٰہیات اسلامیہ نئیدہلی نازیہ پرنٹرز برائےاسلامک بک سنٹر ۱۹۸٦ ص ۱۵۳
52:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ۳۱۰
53:- سیدعبدالواحد مقالات اقبال لاہور طفیل آرٹ پرنٹرز ۱۹۸۲ ص ۹۰ ۹۱
54:- تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ اجتھادفی الاسلام ص ۲۷٤
55:- ایضاً ص ۲۵۷
56:- کلیات اقبال اُردو بال جبریل ص ٤٤٦ ٤٤٧
57:- ایضاً ص ۳۷۵
58:- شریعتی کی انقلابی افکاراوراقبال ص ۳۱۵ ۳۱٦
59:- ایضاً ص ۱٦
60:- تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ ص ۲۷۲ ۲۷۳
61:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ۳۲۲
62:- مقالات اقبال ص۱۷۲
63:- ایضاً ص ۱۷۳
64:- https://onlinelibrary.wiley.com
65:- حسین جعفری اقبال فکراسلامی کی تشکیل جدید نئی دہلی جے-کے آفسیٹ پرنٹرز ۱۹۹۵ ص ۲۷٦
66:- کلیات اقبال اردو بانگ درا ص ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲
67:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ۳٤۵
ایضا ص
68:- ۳٤٦ً84
69:- کلیات اقبال اردو ضرب کلیم ص ٦۵۵
70:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ۳٦٤ ۳٦۵
71:- کلیات اقبال اردو بانگ درا ص ۳۰٦
72:- ایضاً ص ۱٦۸
73:- کلیات اقبال اردو بانگ درا ص ۳۱۱ء
74:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص ۳۷۲
75:- کلیات اقبال اردو ضرب کلیم ص ۵۲۹
76:- کلیات اقبال بانگ درا ۲۱۰ ۲۲۰ ۲۲۱

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

77:- شریعتی کی انقلابی فکراوراقبال ص ۳۷۸ ۳۷۹
78:- کلیات اقبال بال جبریل ص ٤۳٥ ٤۳٦
79:- شریعتی کے انقلابی افکار اوراقبال ص ۳۸۰
80:- کلیات اقبال بال جبریل ص ٤۳۸
81:- شریعتی کے انقلابی افکاراوراقبال ص
82:- کلیات اقبال اردو ص ٦٥۰
83:- کلیات اقبال اردو ضرب کلیم ص ٦٥٥
84:- کلیات اقبال اردو ضرب کلیم ص ٦۰۰
85:- احمد سرور اقبال اورمغرب سری نگر شالیمار آرٹ پریس۱۹۸۱ص85،85